

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, August 29, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty eight minutes past ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mir Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و من اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب و هو یدعی الی الاسلام و
اللہ لا یرہی القوم الظلمین ○ یریدون لیطفو انور اللہ بافواہم و
اللہ متیم نورہ و لوکرہ الکفرون ○ هو الذی ارسل رسولہ بالہدی
و دین الحق لیطہرہ علی الذین کلہ و لوکرہ المشرکون ○

ترجمہ: اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ (افترا)
باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور اللہ ایسے ظالموں کو
ہدایت نہیں کرتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور
اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے۔ گو کافر برامائیں۔ وہی ہے جس
نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے اور تمام

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, August 29, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty eight minutes past ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mir Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و من اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب و هو یدعی الی الاسلام و
اللہ لا یرہی القوم الظلمین ۝ یریدون لیطفو انور اللہ بافواہم و
اللہ متیم نورہ و لوکرہ الکفرون ۝ هو الذی ارسل رسولہ بالہدی
و دین الحق لیطہرہ علی الذین کلہ و لوکرہ المشرکون ۝

ترجمہ: اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ (افترا)
باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور اللہ ایسے ظالموں کو
ہدایت نہیں کرتا۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور
اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے۔ گو کافر برامائیں۔ وہی ہے جس
نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے اور تمام

مذہب پر غالب کر دے۔ چاہے مشرکین ناخوش ہوں۔

(سورۃ الصف آیات ۷ تا ۹)

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری، جناب والا! Point of Order.

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ point of order کا time نہیں ہے۔ میں گورنر پاپیسی پر عمل پیرا رہا ہوں، بہت آزادی دی ہے لیکن پیوٹن کو حالات بحال کرنے کے لیے پھر آنا پڑتا ہے۔ آج قوانین کے مطابق چلتے ہیں۔

Questions and Answers

Mr. Acting Chairman: Let us take up questions, please.

28-A. *Sahibzada Khalid Jan: (Notice received on 09-08-2008 at 09:05 a.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

- the amounts deposited by the NWFP and Balochistan Governments with the Federal Government for the provision of bulldozers indicating also the date on which those amounts were deposited;*
- whether it is a fact that the bulldozers have, so far, not been provided to the said provinces, if so, the reasons thereof; and*
- the price of DAP fertilizer and the subsidy, if any, given on it by the Government?*

Mr. Nazar Muhammad Gondal: (a) Rs. 51.46 million have been deposited by Government of NWFP on June 30, 2008 while Government of Balochistan is processing the case.

(b) Yes. Finance Division is yet to make funds available for meeting the contractual obligations.

(c) At present subsidized price of DAP fertilizer in different cities are as under:—

City	Prices in Rs. as on 07-08-2008
Karachi	3100
Hyderabad	3100
Sukkur	3150
Bahawalpur	3150
Multan	3200
Faisalabad	3400
Lahore	3000
Rawalpindi	3150
Peshawar	2900
Quetta	3000

A subsidy of Rs. 470/- per 50 Kg bag of DAP had been given during 2007-08. This subsidy has been increased to Rs. 1000/- per 50 Kg bag of DAP in the budget 2008-09.

Mr. Acting Chairman: The Question is taken as read. Any supplementary, please?

سینیئر صاحبزادہ خالد جان: کیا جواب نائیک صاحب دیں گے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے۔

سینیئر صاحبزادہ خالد جان: جی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نائیک صاحب! آپ جواب دیں گے۔

سینیئر فاروق حامد نائیک (وفاقی وزیر قانون و انصاف): جناب والا! کس سوال کا؟

جناب قائم مقام چیئرمین: زراعت کے بارے میں۔

سینیئر فاروق حامد نائیک: نہیں، تاہم میرا ایک question ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ پٹلے take up کر لیا جائے۔

سینیئر فاروق حامد نائیک: کیونکہ Minister Sahib is about to come. میرا

سوال نمبر 32, Planning سے متعلق ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: گوندل صاحب پہنچ گئے ہیں۔ زرعی ترقی آتی جائے گی۔

آپ نکل نہ کریں۔ اصل جو دس بجے ہیں، یہ پرانے نو بجے ہیں۔ اگر آپ اکتوبر تک ہمیں اسی style پر لے جائیں گے تو پھر ہم اندھیرے میں آیا کریں گے۔ گوندل صاحب! آپ کا سوال

نمبر 28-A ہے۔ The Question was taken as read. Any supplementary please.

سینیئر صاحبزادہ خالد جان: کل ہم نے یہ سوال Standing Committee کی

meeting میں بھی پوچھا تھا اور آج بھی پوچھ رہے ہیں کہ سرحد حکومت نے اپنے share کی

رقم جمع کروا دی ہے۔ اب سرحد حکومت کو bulldozers کب ملیں گے؟

وسرا سوال ہے کہ DAP کی قیمت سے متعلق ہے۔ صوبہ سرحد کے لیے قیمت 2900

مقرر کی ہے۔ جب کہ اس پر 470 subsidy روپے دے رہے تھے جو جواب میں بتایا ہے۔ اس

وقت اس کی قیمت 3200/3300 تھی۔ یہ 50 Kg بوری کی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ پہلے bulldozers کے متعلق پوچھ لیں کہ کیا یہ ملیں گے یا نہیں ملیں گے۔

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان، ایک دوسرا ضمنی سوال بھی ہے، وہ اس کا بھی جواب دیں۔ اب 1000 روپے subsidy دے رہے ہیں، قیمت 3600 روپے ہے۔ یعنی سابقہ حکومت اور اس حکومت کا بھی قیمتوں پر کنٹرول نہیں ہے۔ جیسے کہ گندم کی قیمت 620 روپے مقرر ہے لیکن بازار میں 1250 روپے کے حساب سے فروخت ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ bulldozers کی گھنٹوں کے حساب سے ادائیگی کی بات کریں۔

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان، میرا مطلب ہے کہ حکومت کا قیمتوں پر کنٹرول نہیں ہے۔ انہوں نے جو قیمت ADP کی مقرر کی ہے، یہ 2900 ہے لیکن بازار میں 3600 روپے میں فروخت ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، یہ DAP کی قیمت ہے۔

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان، جی، DAP جب یہ subsidy دے رہے تھے تو اس وقت قیمت 3200 تھی اور اب کہتے ہیں کہ 1000 subsidy دے رہے ہیں، اب پتا نہیں کہ یہ subsidy مارکیٹ کے دکانداروں کو دے رہے ہیں یا زمینداروں کو دے رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، دیکھیں، صاحبزادہ صاحب! آپ کا پہلا سوال ہے کہ ہمیں بلڈوزر کب دیے جائیں گے اور دوسرا DAP کی subsidy سے متعلق ہے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادیہی، جناب والا! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب نذر محمد گوندل (وفاقی وزیر انسداد منشیات اور غوراک، زراعت و لائیو سٹاک)، وہ بھی پہلے سوال کر لیں، میں بعد میں جواب دے دوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بادیہی صاحب! We treat it as second

supplementary question تیسرا supplementary question نسیم حسین پنخہ صاحب کا

ہے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، ابھی دوسرا ضمنی سوال ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ٹھیک ہے، آپ سوال کریں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، جناب چیئرمین! کل گوندل صاحب سے Standing Committee کی meeting میں کافی بات ہوئی ہے۔ جناب سیکرٹری اور ان کا کہنا ہے کہ بلوچستان گورنمنٹ نے ابھی تک agreement پر sign نہیں کئے اور جو 10% پیسے رکھے ہیں، انہوں نے جمع نہیں کروایا ہے۔ اب اس بات کو ایک سال ہو گیا ہے۔ ہم honourable Minister Sahib سے request کرتے ہیں کہ اس میں وہ خود دلچسپی لیں اور مہربانی کریں۔ کوئٹہ دور نہیں ہے، ہمیں سے راستہ جاتا ہے۔ جس سے agreement کرنا ہے، اسے بلا کر کر لیں۔ اب ایک سال گزر گیا ہے اور شاید اس طرح 2009 بھی گزر جائے لیکن جس طریقے سے speed جا رہی ہے، یہ نہیں پہنچیں گے۔ اس لیے مہربانی کر کے اس پر توجہ دیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہماری Federal Government کے پاس Gas وغیرہ کی royalty ہے، وہ ادا کرے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آخری supplementary question. نعیم صاحب، آپ بھی سوال کر لیں تاکہ گوندل صاحب اجتماعی جواب دے لیں گے۔ اجتماعی جواب ہے، اجتماعی شادی نہیں۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ، میری گزارش یہ ہے کہ آج کل overall globally food کا problem اور بحران ہے۔ جس طرح انڈیا نے ایک پالیسی اپنائی کہ شروع شروع میں سارے ملک کی زمین کو bulldozers اور levelors سے ساری land کو free of cost، level کیا۔ ہمارے ہاں خاص طور پر راولپنڈی ڈویژن ہے، یہ ساری زمین بڑی fertile ہے لیکن صرف level نہیں ہے۔ کیا حکومت وقت اس بات کا احساس کرتے ہوئے، اپنی food کی problem کو حل کرنے کے لیے کوئی ایسا پروگرام بنائے گی کہ گورنمنٹ level پر ساری unlevelled زمین کو level کر دیا جائے تاکہ پاکستان کی نیشنل اور انٹرنیشنل ضروریات پوری ہو سکیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ laser leveling چاہتے ہیں۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: جی، leveling کیا یہ bulldozers منگوا کر اس سارے علاقے کو level کرنے کا کوئی پروگرام رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب جمال خان صاحب! آپ بھی اپنا سوال پوچھ لیں۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: آپ کی مہربانی ہے۔ میرا فاضل وزیر صاحب سے سوال ہے کہ اس پر subsidy کتنی دی جاتی ہے؟
جناب نذر محمد گوندل: ان levelers پر۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: نہیں جناب، جو bulldozers دیے جاتے ہیں۔
جناب قائم مقام چیئرمین: نئے bulldozers پر یا اس کے استعمال کے کھنٹوں

پر؟

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: جناب کھنٹوں پر۔

جناب قائم مقام چیئرمین: گوندل صاحب! اب یہ چار سوال ہو گئے ہیں۔ خوشی اس بات پر ہے کہ میں ان سوالات کا جواب ایک زمیندار سے لے رہا ہوں اور وزارت بھی ایک زمیندار کے پاس ہے۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب والا! کل ہماری سینیٹ کی Standing Committee میں بڑی detailed بات ہوئی ہے۔ میرے خیال میں سچی بات یہ ہے کہ اس میں تھوڑی بہت سستی ہوئی ہے کیونکہ یہ 2004 project سے چل رہا تھا لیکن ابھی تک یہ کسی طرف پہنچ نہیں سکا تاہم اس کی جو latest position ہے، وہ یہ ہے کہ پہلے بلوچستان اور NWFP کی کچھ contribution زیادہ تھی، بعد میں یہ فیصلہ ہوا کہ NWFP 25% دے گا اور بلوچستان bulldozers 10% کی contribution میں دے گا۔ بلوچستان گورنمنٹ نے ایک contract بھی sign کرنا تھا لیکن بلوچستان گورنمنٹ ابھی تک نہ تو contract sign کیا ہے اور نہ اس نے وہ contribution جمع کروائی ہے البتہ NWFP گورنمنٹ نے contribution

جمع کروا دی ہے۔ اس کے بعد کل یہ فیصد ہوا تھا کہ ہم اس case کو expedite کریں گے اور چیف منسٹر بلوچستان کو on board کریں گے۔ یہ تمام formalities پوری کر کے پھر ہم محکمہ فنانس کو لکھیں گے کہ وہ ہمیں پیسے دیں۔ چونکہ اس مسئلہ پر کافی detail سے بات ہو چکی ہے، اس لیے سینیٹرز صاحبان اس پر زیادہ سوالات کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے ہیں۔ یہ پہلے تین سو تھے لیکن بعد میں 50 کا فیصد ہوا۔ اس کا ہم نے China والوں کو آرڈر دے دیا ہے لیکن ابھی تک پیسے دینے باقی ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ بلوچستان گورنمنٹ ہم سے معاملات جلد طے کرے، اس کے بعد order دے دیں گے اور یہ مل جائیں گے۔

ایک اور point بھی raise ہوا تھا، یہ question تو نہیں تھا لیکن تحفظ یہ تھا کہ چین کے bulldozers ٹھیک نہیں ہیں۔ اس کے بارے میں بھی میں انہیں information دینا چاہوں گا کہ یہ چائنا سے import ضرور ہوں گے لیکن یہ بڑی established firms ہیں جو باہر سے انہیں منگواتی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ Caterpillar Commosto ہیں۔

جناب نذر محمد گوندل: جی، یہ Caterpillar Commosto ہیں۔ یہ وہی bulldozers ہیں اور یہ guaranteed قسم کے bulldozers ہیں۔ کوشش کر رہے ہیں کہ یہ جلد از جلد سارے معاملات ٹھیک کر کے ان حکومتوں کے حوالے کریں کیونکہ اس میں بڑی genuine سی بات ہے کہ particularly بلوچستان میں ان bulldozers کا ہونا بہت ضروری ہے اور جب یہ آجائیں گے تو پھر بہت سارا رقبہ cultivation میں آجائے گا۔

اس کے علاوہ سینیٹر صاحب نے کھاد کے بارے میں پوچھا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ detail جواب میں موجود ہے لیکن ہم Rs. 470 per bag جون تک subsidise کیا ہوا ہے۔ اس کے بعد بجٹ میں Rs. 1000/-subsidy allocate ہے اور پیسے بھی رکھے ہوئے ہیں۔ جون کے بعد جو imported DAP ہوگی، اس پر دیں۔ اس لیے ہم کوشش کر رہے ہیں رینج کی فصل میں یہ سہولت دیں کیونکہ خریف کا موسم تو over ہو گیا ہے۔ رینج میں ہم کوشش کریں گے کہ آج جو قیمتیں ہیں، ان کو ہی carry کریں۔ ان کی اطلاع کے لیے یہ بھی عرض

کر دوں گا کہ یہ بات بالکل درست ہے کہ DAP کھاد بہت مہنگی ہو گئی ہے لیکن جو international prices ہیں جن کے مطابق یہ import ہو رہی ہے، یہ 5500 per bag کے حساب سے ہو رہی ہے۔ اس پر ہم غور کر رہے ہیں کہ اس پر کتنی subsidy دے کر اس قیمت کو یہاں cap کریں۔ اس لیے گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ یہ قیمت آگے نہ بڑھے۔

دوسری چیز جس کے بارے میں میں سمجھتا ہوں کہ ہماری زیادہ ذمہ داری ہے، وہ availability کی ہے۔ اس میں ہم پر امید ہیں کہ DAP کی availability کو ہم ensure کریں گے کہ اس کی shortage نہ ہو۔ یہ figure میرے پاس ہیں۔ اگر وہ چاہیں گے تو میں ان کو دے بھی دوں گا۔ تیسرا سوال چھٹھ صاحب کا level raiser کا ہے۔ اس میں گورنمنٹ نے level raiser کو 50% subsidize کیا ہوا ہے۔ جناب چیئرمین! جس کے پاس پیسہ ہے، جب بھی کوئی اپنے طور پر پرائیویٹ سیکٹر میں چاہتا ہے تو وہ 50% قیمت دیتا ہے اور 50% subsidize پر اس کو مل رہا ہے۔ جہاں تک چوتھے پانچویں کا تعلق ہے۔ لغاری صاحب نے پوچھا ہے کہ بلڈوزر کو آپ subsidize کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے؟ سچی بات یہ ہے کہ اس وقت مجھے نہیں پتا۔ اگر کہیں گے تو میں پتا کر کے ان کو بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جمال صاحب! گوندل صاحب سے علیحدہ ملیں۔ گوندل صاحب! میں آپ کو ایک رائے دیتا ہوں کہ آپ تین چار سینیٹرز بھی ساتھ لیں، وزیر اعلیٰ بلوچستان کے ساتھ بیٹھیں اور یہ معاملہ حل کریں۔ جو انہوں نے اپنا حصہ دینا ہے۔ جی حیدری صاحب! اسی سلسلے میں۔

سینیٹر مولانا عبد الغفور حیدری، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہ اکیلے صاحبزادہ صاحب کا مسئلہ نہیں ہے، ہم سب کا مسئلہ ہے۔ اس حوالے سے اگر کسی بریفنگ کا اہتمام ہو جائے یا کوئی اس طرح کی چیز ہے تو ادھر سے، ادھر سے کم سے کم پارٹی لیڈرز کو بٹھائیں اور انہیں بتائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اس سلسلے میں ایک سپیشل ٹیم بنا دیتے ہیں۔ گوندل صاحب کے ساتھ ہوں۔ آپ بھی آجائیں۔ یہ چیزیں حل کرائیں۔ بلڈوزر کا جو حصہ دینا ہے

بلوچستان کو - DAP کا تو پر امید ہے - Thank you سوال نمبر ۲۹، چوہدری محمد انور
بھنڈر صاحب -

29. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: (Notice received on 11-08-2008 at 13:10 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

- (a) *whether it is a fact that an amount of Rs.1250.000 million was allocated by the Government in the PSDP, 2007-08 for Water Conservation and Productivity Enhancement through High Efficiency Irrigation System, if so, the amount received and spent by the Ministry on this project so far;*
- (b) *the progress made on the said project so far; and*
- (c) *whether the project was completed by 30th June, 2008, if not, the reasons thereof?*

Mr. Nazar Muhammad Gondal: (a) Yes. Amount received was Rs.905.170 million while expenditure incurred were Rs.635.059 million besides committed expenditure of Rs.69.363 million.

(b) Agreements with Supply and Services Companies, Supervisory Consultants and Banks have been finalized. Preparatory arrangements by provinces for the project Implementation are at advance stage. About 130 potential areas/sites have been identified by four provinces for installation of the systems.

(c) ECNEC approved the project on Sept. 19, 2007. The project completion period is five years. Therefore, Project would not be completed by 30th June, 2008.

Mr. Acting Chairman: On his behalf The Question is taken as read. Any supplementary please.

سینیئر سردار محمد جمال خان لغاری: چیئرمین صاحب! supplementary یہ ہے کہ

پوری 1250 million project cost تھی، اس میں جو amount receive ہوئی یہ 905 million تھی۔ جب کہ expenditure already incurred is 635 million اتنے heavy expenditure کے بعد عملاً on ground اس project پر کوئی چیز نظر نہیں آ رہی اور جو جواب دیا گیا ہے اس میں کہا ہے کہ

about 130 potential areas sites have been identified by four provinces for installation of the systems.

تو identification اور consultancy میں اتنا

astronomical amount of 635 has been incurred. I would like to ask the Honourable Minister, what is rationale or there any hidden cost involved in this whole matter.

جناب قائم مقام چیئرمین: hidden cost کا مطلب foreign currency ہے۔

سینیئر سردار محمد جمال خان لغاری: وہ میرا مطلب سمجھ جائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بالکل، زمیندار کو تو فکر ہوتی ہے کہ سسٹم پانی بچانے والے آئیں۔ کیونکہ آج کل تو نلکے کا پانی بھی مشکل ہو گیا ہے، بجلی کا پانی بھی مشکل ہو گیا ہے۔

سینیئر سردار محمد جمال خان لغاری: جناب چیئرمین صاحب! اس efficient

irrigation system پرچھ سو سینتیس ملین خرچ ہو چکا ہے اور ابھی تک on ground کچھ بھی نہیں ہے تو بتائیں کہ چھ سو سینتیس ملین کس چیز پر خرچ ہوا؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی گوندل صاحب۔

جناب نذر محمد گوندل: دراصل سینیئر صاحب نے مجھے engage کیا ہوا تھا۔ سوال

نمبر کون سا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال نمبر ۲۹ water conservation and

productivity enhancement through High Efficiency Irrigation System.

جناب نذر محمد گوندل: Yes, Sir اس میں یقیناً ان کی observation کسی حد تک درست ہے لیکن فیڈرل گورنمنٹ نے تمام صوبوں، اسے جے کے اور ناردرن ایریاز کو فنڈز کی allocation کر دی ہے۔ اب یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان فنڈز کو utilize کریں، اس کی allocation کریں، اس کے رقبے کی allocation کریں، پی سی ون بنائیں۔ یقین کریں کہ میں نے پچھلے دنوں بھی ایک meeting call کی تھی اور زراعت کے تمام سیکرٹریوں کو بلایا تھا اور ان کو ڈائریکشن دی تھی کہ دو تین مہینوں میں اس کی تمام formalities پوری کریں۔ ابھی انہوں نے اس میں تھوڑا سا move کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس وقت تک یہ کوئی اتنا کامیاب پراجیکٹ نہیں ہے لیکن ہم کوشش کر رہے ہیں کہ viable بنے اور کیونکہ پانی کی conservation کے معاملے میں ان کے تحفظات بالکل درست ہیں۔

یقیناً اس میں فیڈرل گورنمنٹ جو پیسے خرچ کر رہی ہے تو وہ اس کا result بھی مانگے گی اور ہم Provincial governments کو یہ ensure کریں گے کہ وہ اس منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچائے تاکہ اس بڑے serious issue پر کچھ نہ کچھ کسان کو سہولت مل سکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میں گوندل صاحب سے یہ کہوں گا کہ keep pushing at them انگریزی میں کہتے ہیں۔

Senator Sardar Muhammed Jamal Khan Leghari: Keep pushing is another thing but the Minister sahib is on record having stated that it does not seem to be a viable project. When it does not seem to be a viable project and there has been an expenditure of 63.5 crore to the different provinces and they are still identifying 130 sites then what is the rationale in continuing it. If, for example, our Government came up with the pathetic project, if the expense has been

incurred, then either they should scrap it for the other project, let that money not denotify.

جناب قائم مقام چیئرمین، گوندل صاحب! وہ کہتے ہیں کہ progress جو ہے that is very unsatisfactory اخراجات اتنے ہو گئے ہیں، out put نہیں ہے۔

جناب نذر محمد گوندل، جناب! فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، فیڈرل گورنمنٹ نے allocate کیے ہیں، funds process کر دیے ہیں۔ یہ کام provincial governments نے کرنا ہے۔ یہی میں نے پہلے آپ سے عرض کیا ہے کہ ہم نے provincial governments کو on board کیا ہوا ہے، مینٹنگ کر چکے ہیں۔ اس میں انشاء اللہ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ یا progress ہو گی یا یہ project بند کر دیں گے۔ یہ میں آپ کو floor on the of the House کہہ رہا ہوں۔ اگر وہ نہیں کر سکے تو یہ ہم بند کر دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : Thank you Gondal sahib. Question No. 30.

جی کاثرہ صاحب۔

30. *Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: (Notice received on 12-08-2008 at 10:25 a.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state the names of the foreign donor agencies for eradication of Polio and Hepatitis diseases in the country during the years 2006 -07 and 2007-08 indicating also the amount of aid provided by each agency and its utilization?

Ms. Sherry Rehman: (a) The names of foreign donor agencies alongwith amount of aid provided by each agency, who supported Pakistan for Polio eradication during the year 2006-07 and 2007-08 are as follows:—

Agency	2006-07	2007-08	Total	Utilization
WHO	2.000	2.000	4.000	4.000
UNICEF	1.000	3.120	4.120	4.120
GAVI	13.699	27.053	40.752	40.752
JAPAN	6.498	3.810	10.308	10.308
World Bank	28.743	19.360	48.103	48.103
DFID	12.600	4.520	17.120	17.120
Rotary International	0.375	3.280	3.665	3.665
CDC	2.184	0.300	2.484	2.484
USAID	1.000	1.410	2.410	2.410
Total:	68.099	64.853	132.962	132.962

(b) No financial/technical assistance provided by the foreign donor agencies to the Government of Pakistan for Hepatitis disease during 2006-07 and 2007-08.

جناب قمر الزمان کاٹرہ (وزیر امور شمیر و شمالی علاقہ جات): جناب چیئرمین! میں بڑا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ کل میری کوئی intention نہیں تھی لیکن میرے کسی لفظ، کسی گفتگو سے محترمہ ممبر، میری ویسے ہی بڑی بھابھی ہیں، پری گل آغا صاحبہ کو افسوس ہوا، تکلیف ہوئی۔ میں نے کل بھی اس پر معذرت کی تھی، آج بھی معذرت کرتا ہوں۔ ہمیں تمام ممبرز کی عزت و احترام کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آج وہ خوشی خوشی اپنے دل سے کل والی بات نکال دیں گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میڈم پری گل بات کہہ جاتی ہیں، ان کے دل میں کچھ نہیں ہوتا۔ جی میڈم پری گل۔

سینیئر آغا پری گل: جناب چیئرمین صاحب! شکریہ آپ کا، رضا ربانی صاحب کا۔ یہ میرے اچھے دوست بھی ہیں اور میرے colleague بھی ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے پورے سینیٹ کے چاہے ادھر کے ہوں یا ادھر کے ہوں، ہم سب کی عزت برابر ہے۔ اگر ہم ایک دوسرے کو اسی طرح floor دیں اور اسمبلی میں بیٹھ کر برا بھلا کہیں تو اچھی بات نہیں ہے۔ چلیں آپ نے غلطی کی ہے اور مان لیا ہے تو آئندہ ایسی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔

کسی سینیئر کی بے عزتی نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ اگر ہم آپس میں ایک دوسرے کی بے عزتی کریں گے تو عوام آپ کا اور ہر اگریبان پکڑ کر ہمیں ڈنڈے مارے گی کہ آپس میں اس طرح لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کی بے عزتی کر رہے ہیں۔ عزت سب کی برابر ہے۔ آپ نے عزت دی، چلیں میں نے معاف کر دیا۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔

سینیئر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین صاحب! ہمارے colleague کاٹرہ صاحب نے یہ کہا نہیں لیکن مجھے انہوں نے آہستہ سے بتایا کہ یہ اتنے disturb تھے کہ رات ان کو نیند نہیں آئی کہ پری گل صاحبہ upset ہوں گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: کاٹرہ صاحب disturb تھے یا disturb کیوں تھے؟ وہ

میں ان سے علیحدگی میں پوچھوں گا - Question No. 30, Col (Retd) Tahir Hussain -

Mashhadi sahib.

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بس تین تین supplementary ہیں۔ آج میں

Putin بن گیا ہوں۔ گورباچوف کا دور ختم ہو گیا ہے۔ احمد علی صاحب! آپ also

imperialistic powers کی طرف دیکھتے ہیں۔ آپ روس کی طرف تھوڑا ہی دیکھتے ہیں۔ چلیں

جی۔

Senator Col : (Retd) Sayd Tahir Hussain Mashhadi:

Thank you Mr. Chairman, I will ask the question that the answer has been given that for Polio eradication the foreign donor agencies have given us a total of about 133 million US dollar Now, I will recall about two years back, we have completely eradicated Polio from Pakistan and only about three cases were reported about three years back but unfortunately now again, even yesterday in the press and there was also some programme on the electronic media, showing a vast increase in

cases of Polio which has come up. My question is that, is that being properly monitored because it is a big amount of money and it is far more than sufficient to ensure that every single child in Pakistan....

جناب قائم مقام چیئرمین، جی طاہر مشہدی صاحب، آپ کا پولیو کے حوالے سے ہے اور ہیپائٹس کے حوالے سے بھی ہے۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I had asked the question and answer of part (b) is that no financial assistance has come from abroad. I would like to know what the government of Pakistan is doing to combat this Hepatitis which is a very dangerous disease and it is fast spreading in Pakistan and the government so far has done nothing and the hospitals are absolutely without any medicine for treatment. Thank you so much sir.

جناب قائم مقام چیئرمین، ان کا جواب دے دیں میڈم منسٹر۔ میڈم منسٹر جواب دیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، میڈم منسٹر جواب دیں یا اسی سے دوبارہ؟ Then we will just take three supplementaries, آپ کا یاسین شاہ، محمد علی صاحب، ڈاکٹر ساعد maximum پار۔ اس دن میں نے میڈم سے چودہ سیلیمنٹری سوالوں کے جواب دلوائے ہیں۔ بس آج نہیں ہو گا۔ I am not going to repeat that.

Senator Dr. Khalid Ranjha: Sir, I will just add to what has been said by Col. Sahib

مانا کہ ہمیں کوئی aid regarding Hepatitis نہیں آئی۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میڈم، آپ بیٹھ جائیں، سارے اکٹھے کر لیتے ہیں،

questions club کر لیتے ہیں۔

سینیئر ڈاکٹر خالد رانجھا، لیکن یہ بات مسلمہ ہے کہ مختلف اضلاع میں Hepatitis کی مختلف ratio ہے۔ میرے ضلع سرگودھا میں every 5th man is suffering from Hepatitis. جب last time میں نے یہ بات point out کی تھی تو محترمہ کے جو پیشرو وزیر صاحب تھے، انہوں نے floor of the House پر کہا تھا کہ ہم تمام اضلاع میں جو NGOs کام کر رہی ہیں، ان کو بھی free vaccine دیں گے۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے یہ کس حد تک دی اور اچھی بات جو انیکشن ہیں، ایک ٹیکہ غالباً چالیس ہزار روپے کا آتا ہے، کتنے لوگ afford کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئر مین، میرا خیال ہے کہ Hepatitis C کے پورے course کا خرچ چالیس ہزار آتا ہے۔

سینیئر ڈاکٹر خالد رانجھا، یہ کیسے afford کر سکتے ہیں؟ میں کہوں گا کہ حکومت پاکستان نے for eradication of Hepatitis, Hepatitis vaccine کی کس حد تک disbursement amongst NGOs کی ہے؟

جناب قائم مقام چیئر مین: Thank you رانجھا صاحب۔ بروہی صاحب، آپ کا سوال بھی اسی سلسلے میں ہے؟ میرا خیال ہے question ہو گیا ہے۔

سینیئر بی بی یاسمین شاہ، جناب! میرا سوال۔۔۔

جناب قائم مقام چیئر مین، آپ کو تو کہا تھا، آپ ہماری طرف نہیں دیکھتیں، آپ ادھر میری طرف دیکھ رہی تھیں۔ اچھا میڈم پوچھیں۔

سینیئر میاں رضا ربانی، جناب! پہلے جواب آجائے پھر پوچھ لیں۔

جناب قائم مقام چیئر مین، میرا خیال ہے سب گھما پھرا کر Polio and

Hepatitis پر ہے۔

سینیئر بی بی یاسمین شاہ، اسی سے related ہے۔

جناب قائم مقام چیئر مین، سب ایک ہی بار کر لیں تو club کر لیں۔

سینیئر بی بی یاسمین شاہ، رضا صاحب، میرا سوال آپ ہی سے ہے۔ شیری رگمن صاحبہ بیٹھی ہیں۔ جناب! پہلی دفعہ تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل میں نے یہی point raise کیا تھا کہ پولیو کے پہلے سندھ میں cases ظاہر ہوئے، اس کے بعد اب پورے پاکستان میں ظاہر ہو گئے ہیں۔ جب اتنا پیسہ آ رہا ہے، اتنا کچھ ہو رہا ہے، اس کے باوجود cases آرہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ہاں I remember انہوں نے point of order پر کہا تھا۔

سینیئر بی بی یاسمین شاہ، نہیں جناب! ربانی صاحب نے آپ کے سامنے floor پر کہا تھا کہ میں رپورٹ لے کر آپ کو بتا دوں گا کہ کیا ہے، کیوں ہو رہے ہیں اور اس کی کیا وجہ ہے لیکن ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی۔

سینیئر میاں رضا ربانی، نہیں، میں نے آپ کو دی تھی۔

سینیئر بی بی یاسمین شاہ، نہیں جناب! آپ نے کہاں دی تھی؟ آپ نے صرف یہ بتایا تھا۔

سینیئر میاں رضا ربانی، جناب! اگر آپ ریکارڈ دیکھ لیں، مجھے یاد ہے یاسمین بی بی نے سندھ کے بارے میں کہا تھا کہ سندھ میں پولیو کے cases آرہے ہیں۔ میں نے رپورٹ لے کر، میرے پاس فائل میں بھی ہو گی، میں نے اگلے دن House میں پیش بھی کی تھی، میں وہ رپورٹ آپ کو دے دوں گا۔

سینیئر بی بی یاسمین شاہ، ربانی صاحب، آپ پورے House کو بتا دیں تا کہ سب کے knowledge میں آ جائے۔ اب تو پورے پاکستان سے cases آ گئے ہیں، اب تو یہ secret مسئلہ ہے ہی نہیں، اب پورے پاکستان کا مسئلہ ہو گیا ہے۔

سینیئر میاں رضا ربانی، اصل میں House میں بتایا تھا، شاید بھول گئی ہیں but I will give that to the madam.

جناب قائم مقام چیئرمین، میڈم کو اس کی کاپی دے دیں۔ ڈاکٹر ساعد صاحب۔ یہ

final supplementary ہے پھر clubbed supplementaries کے بعد ایک ہی answer

both about Polio and Hepatitis ہو گا۔

سینیئر ڈاکٹر محمد ساعد جناب چیئرمین صاحب! مشدی صاحب نے جو سوال پوچھا

ہے، وہ یہ ہے کہ کتنے funds آئے اور

lastly, its utilization. Utilization has not been answered. Only the amount has been given. I think what he wanted to ask is, how was this spent? Was it on the purchase of medicines? Was it on the purchase of equipment? Was fund spent on the staff? We would like to know as to how this was actually utilized? Thank you.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Madam Minister.

Ms. Sherry Rehman (Minister for Health): Thank you Chairman Sahib. If I may answer the last question first because it is very specific.

آپ نے utilization کے بارے میں سوال کیا ہے کہ

how this 132 million dollars were spent. Let me just inform the House that this money is actually not given to Pakistan in cash or to the Ministry in cash. It is purely in kind and that kind is in the shape of either Vaccines or what we call cold chain facilities, that are provided. They arrive in sealed containers from usually Geneva and they land here in Islamabad and they are distributed down to our own provincial and district chains through sealed containers that are refrigerated. Now this is what that money is spent on. Until last year all this money, all this donation actually was arriving specifically as we had indicated in as I said vaccines and cold chain, we will obviously be seeking more but it is

not cash that comes to us. It is only the vaccine in kind and the cold chain facility. These are in kind donations, that come straight through and are sent in the EPI programme, Extended Immunization Programme all the way down to the districts. They are receiving by our own EPI officials sealed and then in the provinces

or budgetary support یہ ہمارے اپنے لوگوں کے ذریعے receive کیے جاتے ہیں لیکن پیسہ
نہیں آ رہی۔ ایک تو یہ بات ہوئی اور آپ کو میں یہ بھی بتا دوں کہ جب تک اس میں
complete شفافیت نہیں ہوتی تو WHO, UNICEF, GAVI, World Bank, Japanese
aid, DFID, CDC, USAID آپ کے ساتھ cooperate نہیں کرتے اور وہ ہر سال اپنی
commitment بڑھاتے جا رہے ہیں اور میں سمجھتی ہوں اس House میں جامع طور پر ایک
sense آئی ہے کہ Polio and Hepatitis infectious خاص طور پر پولیو پر کافی توجہ اور
تشویش بھی ہے اور میں سمجھتی ہوں بالکل بجا تشویش ہے۔ اس میں دو جواب ہیں۔ پہلے میں
پولیو کا جواب دے دوں۔ پولیو پر ایک علیحدہ قسم کی تشویش ہے کیونکہ ہمارا پروگرام جو محترمہ
بے نظیر بھٹو نے 1996 میں شروع کیا تھا، وہ اتنا کامیاب ہوا تھا کہ ہمارے ہاں پاکستان میں
پولیو کے چار cases رہ گئے تھے۔ اب میں یہاں افسوس سے کہوں گی کہ اس وقت پولیو کے
total 41 cases ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Reported.

Ms. Sherry Rehman: Total 41 cases and that is still yesterday

کیونکہ آجکل جو حالات ہیں، اس میں ایک یا دو cases ہمیں کسی بھی دن report ہو سکتے ہیں۔
پچھلے دو مہینوں میں ہم نے دیکھا کہ سندھ میں زیادہ تر ایک catchment area بن گیا تھا۔
خاص طور پر کراچی شہر میں ایک reservoir بن گیا خاص طور پر پولیو کے لیے۔ وہاں ہم نے
فوری طور پر اپنی منسٹری سے teams بھیجیں کہ آپ صوبے میں اور جو اس پورے پروگرام کا

Devolution - ہوتا ہے EDO پر main delivery component, grass roots

programme کے بعد، جب سے یہ devolution programme آیا ہے میں اس میں صرف Health کی بات کروں گی، ہماری

delivery to the grass roots has completely failed. I am sorry to say that, it is not a criticism directed towards any particular government or regime but as a process, it is disastrous because that HDO is not accountable to the province. The province is not accountable to the National Programme. So, we are in a real fix.

میں ان کو request کرتے رہتے ہیں۔ Chief Secretary, Chief Minister کو خط جاتے رہتے ہیں۔ ہم نے Director General کو جہازوں پر بٹھا بٹھا کر، چاروں صوبوں میں بھیج بھیج کر تھکا دیا ہے۔ جب سے ہم آئے ہیں،

we have appointed a new Director General and he is meeting with the programmes over there. He manages. He is meeting which is against the programme but we are trying to

کیونکہ ہمیں بھی جواب دینا ہوتا ہے، monitor and activate کرنا ہوتا ہے۔ سندھ میں اب تھوڑا سا response آیا ہے اور وہ تھوڑے سے energize and activate ہوئے ہیں لیکن میں یہ بھی بتا دوں کہ ہمیں پہلے سندھ سے پچھلے دو مہینوں میں prevalence کی threats آئیں اور اب ہمیں Northern Areas, Tribal Areas, Frontier and Refugee Camps سے بہت high prevalence آ رہی ہے۔ Northern Areas میں ہمارا type one بھی ہو گا لیکن جو wild virus جو N-8 virus ہے، جس پر ہم قابو پا چکے تھے، وہ واپس آ رہا ہے

and that is mostly coming through the trans-nigration from the western borders and let me also tell this House that globally, we are seeing a rise in such for instance the United States is reporting a case of 131 Measles cases which has pretty much been wiped out. India, Nigeria which were

following our similar pattern for Polio eradication are showing rise again. So, this is a global phenomenon. It does not observe the governments of each country particularly our government of looking towards public health or the welfare of our people but we are challenged by the open border disease transmission. There is very little, we can do about it except you know that border

آپ کا چودہ، پندرہ سو کلومیٹر ڈیورنڈ لائن والا بارڈر ہے، اس پر جتنی check posts ہیں، آپ کو مجھ سے بہتر معلوم ہے۔ آپ کا 1500 kilometres Durand Line والا border ہے، اس پر کتنی check posts ہیں، آپ کو مجھ سے بہتر معلوم ہے اور وہ کتنا porous ہے، اس کی security کے fall out کیا ہیں، وہ سب کو پتا ہے۔ We are using the National Highway Authority, they have been very helpful, out of box مطلب ہے کہ polio immunization میں ہیں کیونکہ یہ صرف solutions استعمال ہو رہے ہیں کہ وہ بھی cold chain secure رکھیں، اس کو drops ہوتے ہیں as long as آپ اس کی compromise نہ کریں تو we are alright and this vaccine stays alive until at least minus four temperature we usually are able to guarantee it. vaccine

جب صوبے میں جاتی ہے اور field میں جاتی ہے، مجھے وہاں بار بار poor delivery نظر آ رہی ہے کیونکہ وہ پھر cold chain سے ایک thermos flask میں field میں جا رہی ہوتی ہے۔ وہ شاید برف میں compromise ہو، وہ پانی پگھل گیا ہو۔ Ministry of Health نے مجھے بار بار assure کرتی ہے کہ vaccine compromise نہیں ہوئی ہے۔ آپ جب EDOs کو accountable نہیں کر سکتے

when you cannot adopt hire and fire policy based on performance for the National Programme then you must make the province or district answerable for the failure on such large scale of our Polio Programme. For me and for all of us it is a national tragedy, they are not answerable or

accountable, they can only indicate to us what they are doing, we cannot call them to account at all. When accountability mechanism

نہیں ہو گا، اگر میں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں تو پھر جو مرضی میں آئے، ہم کرنا شروع کر دیں۔

ایک accountability mechanism ہے 'that has totally broken down' اور ہم نے health میں NRB سے رجوع کیا ہے کہ ہم کسی طرح جو general devolution process چل رہا ہے، اس میں اب کوئی national accountability mechanism شروع کریں and this will be changing law, ہمیں اس کے لیے law بدلنا پڑے گا۔ ہمیں اس کے لیے ایک دو سال لگیں گے 'law کے بعد even if we change to make those people accountable in the system کیونکہ Federal system سب سے top end ہوتا ہے، وہ سب سے secure ہوتا ہے اور اس کے پاس سب سے زیادہ facility سب سے زیادہ human resource ہوتا ہے۔

ہم نے lady health workers کو بھی polio immunization میں involve کیا ہوا ہے اور وہ کافی effective programme رہا ہے، یہ دنیا میں سب بڑا field programme ہے۔

And we are very proud of the Lady Health Workers Programme, they are also used for polio vaccination, the Motorway Authorities are being used for but there are two issues here. One is that there is break down in the system of devolution where nobody is accountable.

جناب! health system میں بہت strict accountability ہو، یہ technical field ہے، اگر آپ کی polio vaccine compromise ہو گئی تو مسئلہ ہو گیا، اگر آپ نے اپنے follow up vaccination میں gape کر دیا تو مسئلہ ہو گیا، اگر آپ کی surveillance میں drop ہو گیا تو پھر مسئلہ ہو گیا، World Health Organization Expanded Immunization Programme کو support کرنا

ہے اور خاص طور پر polio پر کرتا ہے، ان کی بھی سخت تشویش ہے۔

ہم نے ایک securing committee سندھ میں بنا دی ہے، Chief Secretary اس کی قیادت کرتے ہیں، اب وہ ذرا interest لے رہے ہیں تو ہمیں وہاں تھوڑا activation ہوا۔

We have tried to, you know, create mechanism, these are not necessarily indicated under the law but we are all one country and we are trying to find a joint solution.

دوسرا یہ ہے کہ آپ کو red سے from the Nothern, Tribal areas and Afghanistan alert آ رہا ہے اور اس کا بالکل security سے ایک link ہے۔ آپ اگر آج "Dawn" اخبار میں خبر پڑھیں تو بہت تشویشناک خبر ہے کہ 8825 بچے، second round of immunization جو ہم نے اس خاص علاقے میں کی، کچھ مالا کنڈ، مہمند Agencies کے بارے میں یہ ہے۔ وہاں ایک campaign پھیلانی جا رہی ہے، انتہا پسند کہہ لیں جو بھی کہہ لیں، دقینوس کہہ لیں جو بھی کہہ لیں کہ polio اور کوئی بھی vaccine یہ آپ کو impotent کر دیتی ہے تو بچوں کو نہ دی جائے اور دین کے خلاف ہے، مذہب کے خلاف ہے۔ Radio transmissions چل رہی ہیں، FM stations چل رہے ہیں، ہم جن کو jam نہیں کر سکتے۔ میں نے ISPR سے اس پر بات کی ہے کیونکہ نہ صرف state writ کو challenge کر رہے ہیں، وہ ہمارے health programmes ہمارے development programmes کو challenge کر رہے ہیں۔ So, we

have been working with the army also and trying to deem out our own

FM stations کل پورا دن radio Pakistan اور دوسرے FM stations

تھیں کہ ہماری public service messaging women awareness as well as health

and social issues ہم وہ FM stations پر remote علاقوں میں combine کر سکیں۔

That was my job in the Information Ministry but that is a work, how we are trying to work out these problems, they are not the failure of one

ministry or one job, this is the failure of the system and it will be reflected in every ministry eventually.

جناب قائم مقام چیئر مین: میڈم یہ تو گیا، اب Hepatitis کے بارے میں بتائیں۔ اس کے بعد ایک question ہو گا۔ then it will be final.

Ms. Sherry Rehman: Let them ask polio question, so we have a round up sir.

جناب قائم مقام چیئر مین: نہیں، پھر آپ question لینے لگی ہیں۔ polio کا ایک question ہے، میڈم پری گل آپ polio پر بولیں۔

Ms. Sherry Rehman: 33 million children were immunized in this year.

جناب قائم مقام چیئر مین: کتنے؟

Ms. Sherry Rehman: 33 million in the national round.

چار rounds ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئر مین: اچھا، 3 کروڑ 30 لاکھ ہیں۔

محترمہ شیریں رحمن: جی۔

جناب قائم مقام چیئر مین: اور کوئی ہے، چلیں اب بس کریں، Hepatitis کا کر

لیں۔

Senator Justice (Retd.) Abdul Razzaq A. Thahim: There are some facts on the record about polio and Hepatitis, let the honourable Minister finish.

جناب قائم مقام چیئر مین: Please، Hepatitis کا بتادیں۔

محترمہ شیریں رحمن: جی، جی۔

Mr. Acting Chairman: This very business is going to affect each one of us.

اپنی constituency کے علاوہ اپنے future کے ---

محترمہ شیری رحمن: اگر وہ polio کا کرنا چاہ رہیں ہیں تو پھر ابھی کر لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ polio کا final پوچھ لیں پھر final round up کریں۔ آپ کر لیں۔

Senator Sardar Muhammad Jamal Khan Leghari: Since I have been District Nazim also, I am very well aware of this whole problem and what the Minister *sahiba has very ably tried to explain. There are certain loopholes in that which I would like to bring to the notice of the honourable Minister sahiba also and to the House also. Firstly, the border of Pakistan has always been porous, it is recent phenomena that the border of Pakistan has suddenly become porous, it has always been porous, there has never been certain alarming increase rate of polio victims that have surfaced No.1.

No.2, as far as the whole modalities and the mechanism of implementation of a successful polio programme is concerned, it is always down to what kind of enforcements and implementations take place at the grass root levels. I have noticed that as far as the EDO is concerned, EDO Health is directly responsible to the DCO and to the District Nazim. The DCO is directly responsible to none other than district Nazim and Chief Secretary of the province who are the Chief Secretaries of the 4 provinces right now. Either the present Government is

the leading coalition partner in the 3 provinces and at least 2 provinces and they are the partner in Punjab and in the Frontier Government. So, how can they absorb the sense of their responsibility, they are trying their level best. I appreciate and understand that but at the same time, if they come down heavily on those EDOs and District Officers health where this poor alarming problem has surfaced in those respective districts, I personally feel that the Minister sahiba would be able to come up on that problem. Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی۔ thank you. تقسیم صاحب! آپ وہ
 information circulate کر دیں، پلیس، please، اپنا input دے دیں، this is the last
 input پھر میڈم Hepatitis پر آگے بڑھیں گے۔ اس پر آ رہے ہیں، اگلا آ رہا ہے، یہ
 information دیں جو آپ کی پاس آئی ہے۔

Senator Justice (Retd.) Abdul Razzaq A. Thahim: I have got the right because I am the Chairman of Health Committee and concerned with this affair. The Standing Committee for Health has taken serious note of this polio and Hepatitis, 2 meetings have been called, officers have been directed to report, they have given a commitment that in few years this country will be free of polio and that unfortunately, the Minister would not attend due to her engagements. So, entire matter is with the Committee and we have taken serious note and we are taking action against the officers, polio Incharge from the Federal Government Ministry of Health. We have asked Dr. Jumma Director General to visit this year, so your Senate Committee has already taken the

serious notice of it.

جناب قائم مقام چیئرمین، ٹھیک ہے۔

Senator Justice (Retd.) Abdul Razaq A. Thahim: I would request the Minister that she may attend next meeting.

Mr. Acting Chairman: I hope, she will be the Health Minister in the next meeting, may be she opts for information. Please,

this is some serious matter which Pakistani آپ Hepatitis پر بات کریں کیونکہ this is some serious matter which Pakistani nation should know where we stand because Hepatitis patients, they lose working hours.

Ms. Sherry Rehman: Absolutely.

Mr. Acting Chairman: Health state, mental state, psychological state.

Let me just wind up on - محترمہ شیری رحمن : جناب چیئرمین شکر ہے۔
polio because that is causing concern to all friends and there was a very

We are good suggestion کہ آپ Chief Secretary کے through کریں۔
already working certainly with the Sindh Chief Secretary
but let me tell you the on ground ایک catchment area چکا تھا
کہ وہاں reality which reflects not strictly the paper situation and perhaps
آپ کام کر رہے تھے وہاں ایسا ہو گا لیکن ہم دیکھ رہے ہیں اور ہاؤس میں ہمارے جو دوسرے
members تھے انہوں نے پریس کنفرنس میں observe کیا کہ EDOs are not
this is the paper پر ہیں، وہ answering to the DCO جواب نہیں دے رہے ہیں،
gap we are countering, I am not suggesting that EDOs are a problem but

World Health پر وہاں these are highly politicized appointments.

Organization کی ایک technical advisory group committee ہم نے بٹھوا دی ہے، وہ وہاں پر خود ہو کر آئے ہوئے ہیں، اس میں Chief Secretary بھی ہیں۔ چیئرمین صاحب!

Frankly, all these programmes are contingent and dependant on donor

agencies تو وہ مستقل اس کی monitoring, evaluation, transparency and executive delivery میں involve ہوتے ہیں، وہ خود پہنچے ہوئے ہیں، میں خود Geneva گئی تھی، GAVI میں بھی اور سب میں یہ بات ہوئی ہے that your district delivery system is failing, forget the Chief Secretary, the DCOs are not able to make the chain answerable. پہلے جو بھی سسٹم تھا وہ پھر بھی کچھ کام کرتا تھا، جہاں تک border کی بات کر رہے ہیں

yes, of course Afghanistan border has always been in, we are paying the price for the 1970s *Jehad* but what I am saying now that there is not just a higher trafficking since the last year. There is a higher incidence of polio and other diseases, even infectious diseases in Afghanistan, in India, in Bangladesh and they are coming in literally in a huge, I mean

آپ ہوا اور لوگوں کی ingress تو روک نہیں سکتے اور اسی لیے آپ دیکھ رہے ہیں۔

تیسرا میں نے آپ کو problem identify کیا کہ why is the viral virus

almost in Northern Areas, coming up and type one coming us

Provincially Administered Tribal Area and Federally Administered Tribal

Areas میں ختم کر دیا تھا اور وہاں پر جو ideology اور ایک نظریہ پھیلایا جا رہا ہے کہ یہ جو سارا

آپ کا National Health Programme ادھر ادھر لے لے کر پھر رہا ہے and it's called

the EPI Programme اور یہاں کے۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ وہ اندرا گاندھی والا بھارت پروگرام تو نہیں ہے؟

محترمہ شیریں رحمن: اس سے منسلک کر دیا ہے، وہ تو ایک آپریشن ہوتا تھا and

the children should not be given this withdraw کو کیا ہوا ہے۔ آج آپ ڈان کی رپورٹ پڑھ لیں۔ ابھی بھی 8825 بچے رستے ہیں جو کہ ہم second round میں کسی نہ کسی طرح محلوں میں پہنچے گئے۔ وہاں Lady Health Workers کا پہنچنا اور transportation ایک مسئلہ ہے، وہ کہتے ہیں کہ جی غاتون گھر سے نکلیں کیوں؟ ہمارے گھر یہ drops لے کر کیوں آرہی ہیں؟ یہ APR والے کیوں آرہے ہیں؟ یہ ہمارا صوبائی مسئلہ ہے، یہ ہمارے ضلع کے مسئلہ ہے۔ ارے بھئی EPI is a national programme وہ آپ کے EDO کے ساتھ گھوم رہا ہے، وہاں تو EDO ہے نہیں but it is a problem کہ آپ کی پوری communities کو کہا جا رہا ہے کہ آپ نہ کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میڈم! اب ذرا Hepatitis پر بھی آئیں، پولیو کو تو تھوڑا بہت سمجھ گئے ہیں۔

محترمہ شیریں رحمن، اب میں Hepatitis پر آتی ہوں and I will try to be as short as possible لیکن میں آپ کو سب سے پہلے تو یہ بتاؤں کہ alarming raise. B and C which there are four types of Hepatitis A,B,C and E پاکستان میں B and C which are the blood transfused blood سے pass ہوتی ہیں these are the problems. Now B incidence کم کر دیا ہے but C is on the rise جو کہ آپ جانتے ہیں کہ ایک ہلک قسم کی disease ہے اور مجموعی طور پر blood test جو ہمیں surveillance suggest کرتی ہے اور ہماری 7% population اس کی زد میں ہے، یہ بہت ہی تشویشناک بات ہے، اس سے 12 million لوگ affected ہوتے ہیں اور جس طرح پولیو 20 ستمبر تک raise کریں گے کیونکہ اس کا ایک scarve/scurf ہوتا ہے، اس میں بھی expect کر رہے ہیں کہ ایک raise ہو گا and unfortunately ایک پروگرام 2006 میں بنایا گیا تھا it was called the National Programme for Prevention and Control of Hepatitis جو کہ صوبے سے باہر vertical پروگرام بنایا گیا تھا، اسی تشویش کی وجہ سے یہ پروگرام اڑھائی ارب روپے پر مبنی تھا اور اس سے جو PC-1 بنایا گیا، جو ہم نے examine کیا

it is gone into operation and sorry to say that this programme has promised 50% eradication of hepatitis, that is not possible. You would have to add many zeros to this fund, it is completely wrong and look at this PC-1 and we siad

کہ یہ کس نے P.M کو بتا دیا ہے؟ پچھلے P.M ہوں لیکن یہ کیا کہا جا رہا ہے؟ یہ PC-1 غلط ہے کسی پر انہیں نہیں اٹھ رہیں، وہ بھی مخلص سے کام کر رہے ہوں گے لیکن یہ بالکل of the

and we are making a new programme and which we are goalpost تھا

presenting next week to the Prime Minister. sentinel sites جو انہوں نے پورے ملک میں indicate کیے تھے، یہ sentinel sites کیا کریں گے، یہ screening کریں، یہ diagnoses کریں گے اور treatment کریں گے۔ مسئلہ preventive and curative میں ہے، ایک تو curative پر pressure پڑتا ہے اور آپ نے خود جیسے curative کا عندیہ دیا ہے یہ بہت expensive treatment ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں اور last time بات کی گئی تھی کہ اس کو اگر صحیح طریقے سے one after and other dosages نہیں apply کریں تو وہ کام نہیں کرتا اور very often dosages ہوں بھی تو there is no guarantee کہ وہ کام کرے گا۔ So this is an extremely, everybody is asking for

those tablets and for those Interferon injections پہنچا ہوا MNA,MPA ہوتا ہے کہ ہمیں ضلع میں Interferon چاہیے، دس ہزار کا ایک انجکشن ہم کہاں سے پیدا کریں؟ There is the curative aspect اس کے لیے تو آپ کو international aid کا پورا ایک نیا budgetary support Hepatitis martial plan چاہیے ہو گا، اس کا بھی ہم ایک الگ بتائیں گے کہ اس میں at least کتنا چاہیے and it is beyond the national budget of

Pakistan but we must work on the preventive aspect of Hepatitis آپ جو پاکستان میں ہے وہ تو آپ شروعات کریں اور poverty districts میں ویسے بھی ہم نے طے کیا ہے جو کہ ملک میں 23 ہیں کہ وہاں ہم sentinel sites پہلے تیار کریں گے اور وہاں mobile units بھی بھیجیں گے۔ اس میں لگ بھگ تین چار مہینے لگیں گے but we are

starting a new programme, the old one frankly, it had some merits but it

اس میں was not really working and I am not suggesting that there was any
کوئی مسئلہ خود سے کیا گیا تھا deliberate نہیں تھی مگر دوسرا aspect یہ ہے کہ ہمیں
blood وہ main Hepatitis type B and C ہے کیونکہ ہمارے جو awareness raise
transfusion سے ہے 'A, B water borne' ہے اس کے لیے بھی کافی کام کرنا پڑے گا
water borne کافی مہلک ہوتا ہے لیکن you leave and you can get better and its
not اس کی طرح کی prevalence نہیں ہے۔ ہم نے سوچا ہے کہ Hepatitis B کی vaccine
اب چھوٹے بچوں اور high risk adults جو health care workers ہیں 'drug abuse' میں
prison میں لوگ ہیں جو bloodexchange or bodily fluid exchange میں جہاں بھی
ایسا آ رہا ہے hair dressers یا کہیں بھی scissors use ہو رہی ہیں 'dentist کے پاس'
Doctors کے پاس 'hospitals' میں۔

Mr. Acting Chairman: Hair dressers, male saloon or female, both?

Ms. Sherry Rehman: Absolutely, and we have to stop being coy
جب اس کی campaign چلتی ہے تو اس میں بہت clearly کہنا پڑتا ہے this is how
blood diseases are transferred.

Mr. Acting Chairman: Dentist.

Ms. Sherry Rehman: Not only Dentists but there are greater mentionable here, there are sex workers, that is how this is transferred and a lot of incidences we have seen and we must take this with courage and equanimity, it is from men to men also.

Mr. Acting Chairman: Yes.

Ms. Sherry Rehman: So, that is a high risk proposition and we have to face this

آپ کی پچھلی جتنی campaigns چلی تھیں، 'Aids and HIV' ان کی almost similar campaigns ہوتی ہیں blood transfer ہوتا ہے، وہ آپ کو صرف بتا رہے ہیں کے razor blade ہے، 'Dentist سے ہے، 'cuts and hospitals سے ہو سکتا ہے۔ Sorry these are also sexually transmitted diseases and Pakistan is high on the list of

sexual transmitted users. اگر آپ اس اصیت سے منہ پھریں گے تو پھر آپ اپنی population کو risk پر ڈالیں گے، ہمیں advertising میں بھی اجازت ہونی چاہیے۔ آپ انڈیا میں دیکھیں وہ جس طرح سے پروگرام چلاتے ہیں اور مذہب طریقہ سے چلاتے ہیں but there is a clear indication of how it is spread آپ جب تک لوگوں کو بتائیں گے نہیں کہ کیا کیا جا رہا ہے اور اس میں اور بہت سے مسائل ہیں۔

Mr. Acting Chairman: If the President of South Africa can lead that campaign, tomorrow President of Pakistan should also lead that campaign.

Ms. Sherry Rehman: Well, I think whence, we have elected one, we can certainly suggested safe blood transfusion بھی ایک مسئلہ ہے، ہمارے جو transfusions ہو رہے ہیں 1.5 we have over a million blood banks.

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بالکل میڈم میں نے آپ کو details دے دی ہیں۔ میڈم کو ہم نے call کیا تھا and she is getting back. یہ ہو رہا ہے۔ اس دن میڈم نے کہا آپ لوگوں نے مجھ سے 45 supplementaries کیے ہیں ابھی میں چالیس منٹ کا آپ کو لیکچر دوں گی۔ آخری طاہر مشدی صاحب۔ میڈم آپ ادھر ہی پھنسی رہیں گی ابھی بہت سارے سوالات رستے ہیں۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi:

The Honourable Minister has given a very detailed reply and we are grateful for that. The actual question I had asked for, she has not touched. No. 1. Before I say that the figures that she has given, perhaps her staff has given her a wrong figure. Hepatitis is affecting over 50,00,000 people today, this is a known fact to everyone and it is increasing by the day. But what I wanted to know was the Hepatitis once they have recognised and the government recognises that such a deadly disease and such a horrible disease and it takes the poor, the meek and the humble, they can't afford the treatment. I want to know, if they have made any provision or they have approached any foreign donor agencies for help in this more grievous situation which is coming on the poor, the meek and the humble people of Pakistan. They can't afford the treatment.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا supplementary یہ ہے کہ اگر کوئی revolutionary programme ہے تو بتائیں، کسی ڈونر کو آپ نے contact کیا ہے یا نہیں۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: آپ نے عوام کا کوئی خیال کیا ہے اور کسی سے پوچھا بھی ہے یا نہیں کہ وہ آکر ہماری مدد کریں۔
جناب قائم مقام چیئرمین: میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ مختصر رکھیں نہیں تو اسی میں پھنس جائیں گے۔

محترمہ شیری رحمن: very short answer. No.1, the figures are correct :
ایک تو disease surveillance کوئی پاکستان میں ہوئی نہیں ہے تو you can talk of any
ANE اس پر BNC آپ کہہ سکتے ہیں کہ اور بھی ہیں 12 million figure you want but

جیسے میں نے کہا۔ ایک incident تو بہت wide ہے اور وہ cure بھی ہو جاتا ہے تو we are trying to focus اور وہ toxic water وغیرہ سے ہوتا ہے اس کے لیے الگ پروگرام ہے جس کے لیے آپ کے پاس وقت نہیں ہے لیکن yes, we are preparing a new Prime Minister's emergency action on Hepatitis میں نے آپ کو یہی کہا اور بغیر donors کے تو frankly آپ کے سارے پروگرام چل ہی نہیں سکتے۔ آپ کے 1221 billion PSDP سے تو آپ کی وزارت بڑی مشکل سے اپنے normal, primary health کے پروگرام چلا رہی ہے۔ آپ کے سارے EPI programmes سوائے donors support کے نہیں چل سکتے۔

I was horrified to realize but these are our constraints this is what the Health Ministry is given. Let me tell you, the United States of America, the health secretary came, Chairman Sahib health budget اور ان کا کوئی ایسا public health programme نہیں آپ کو بھی پتا ہے، ہمیں بھی پتا ہے۔

Their health budget is larger than their Defence budget which means they spend over 200 billion dollars a day, that is how they are treating their diseases. A lot of its research and a lot of its governance....

Mr. Acting Chairman: Thank you madam. Q. No. 31. Ch. Muhammad Anwar Bhinder Sahib. On his behalf please. Question taken as read.

31. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: (Notice received on 12-08-2008 at 12:50 p.m.)

Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that an amount of Rs.215.920 million was allocated by the Government in the PSDP, 2007-08 for National Programme for PCSIR Industrial Linkage Programme (Food, Textile, Material Sciences, Pharmaceuticals & Chemicals), if so, the amount received and spent by the Ministry on this project so far;

- (b) *the progress made on the said project so far; and*
- (c) *whether the project was completed by 30th June, 2008, if not, the reasons thereof?*

Minister for Science and Technology: (a) Yes, Rs. 215.920 million was allocated by the Government in PSDP 2007-08 for PCSIR Industrial Linkage Programme (Food, Textile, Material Science, Pharmaceuticals and Chemicals), but only Rs. 145.00 millions was released during the year, which was fully utilized for the implementation of the project.

(b) Under the project various laboratories in Food, Textile, Pharmaceuticals, Calibration and Chemicals sector have been established, and the existing facilities up-graded to International standards at Karachi Lahore, Peshawar, Quetta and Islamabad with the State-of-the-art facilities for R&D testing /analysis, certification, evaluation and Calibration. These facilities are operational and the services are being rendered to the private as well as public sector with foreign exchange saving, improvement of technical expertise and import substitution. The up-graded laboratories have obtained International/National accreditation which enables their results/certifications to be accepted internationally. This will also serve as a catalyst towards the export enhancement.

1400 companies in the public/private sectors have been provided testing / Analysis/Certification and Calibration services. During the period 2005 to date over 7500 tests/analysis/calibration have been carried out.

99 Scientists/Technologist of different units of PCSIR have availed long/ short terms trainings. 37 scientists/technologists have been recruited for R&D work in different units of PCSIR, under the project. 194 Short term Trainings have been imparted to various personnel of different public & private Sector organizations in the field of Food, Textiles, Pharmaceuticals and Calibration.

(c) The project will be Completed by November 2008 as the first release was made in November, 2003.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

وہ نہیں ہیں we move to Q. No.32. Prof. Khurshid Ahmed.

32. *Professor Khurshid Ahmad:

Will the Minister for Planning and Development be pleased to state;

- (a) the names and educational qualifications of Deputy Chairman and members of the Planning Commission indicating also the salaries, allowances and other fringe benefits admissible to them;and
- (b) whether it is a fact that some of the members of the said commission have resigned recently, if so, their names and specializations and the reasons for resignation in each case?

Minister for Planning and Development (a)

Sr. No.	Name	Designation	Educational Qualifications	Salary Allowances and other fringe benefits	Remarks
1.	Mr. M. Salman Faruqi	Deputy Chairman/ Federal Minister	- M.A(Political Science) - M.A(International Relations) - M.A (Public Administration) - L.L.B	M.P-I Scale, with the following salary/allowances & fringe benefits:- Basic Pay Rs.1,95,000/- Utility Rs.9,750/- Provided government accommodation Medical facilities as admissible to government officers Car Facility 1600 cc	Mr. M. Salman Faruqi, has been a public servant with over Forty years experience in policy formulation and implementation. He has held a number of high level posts under the Government of Pakistan including:- - Secretary General to the Govt. of Pakistan/Minister of State, Ambassador at Large/Minister of State and Secretary to the Prime Minister of Pakistan. - Secretary, Ministry of Commerce, Communications, Water & Power, Food & Agriculture, Livestock & Fisheries/Environment and Forestry/Local Government & Rural Development. - Also served as Chairman Pak Telecommunications Corporations/National Highway Authority/National Engineering Services of Pakistan (NESPAK)/Pakistan Postal Services Corporation/National Power Construction Company & Shidh Sugar Corporation.
2.	Dr. Ishfaq Ahmad	Minister of State / Advisor	Ph.D (Physics)	He will draw the pay and allowances of MP-I Scale as following details:- Basic Pay Rs.1,95,000/- Utility Bills Rs.9,750/- HRA Rs.75,000/- Medical facilities as admissible to government officers Car Facility 1600 cc	Dr. Ishfaq Ahmad is a very distinguished Scientist and intellectual of the country who has been awarded the highest Civil Award, Nishan-i-Imtiaz and also Hilal-i-Imtiaz. He has held several high level assignments under Government of Pakistan including:- - Chairman, PAEC - Member PAEC - Special Advisor to the Chief Executive/Prime Minister (Federal Minister status) - Special Assistant to the Prime Minister (Federal Minister status) - Member National Commission of Science & Technology - Member Board of Governors of Pak. Science Foundation etc.

3.	Mr. Ejaz Rahim	Member (Social Sectors)	- M.A. (Dev. Studies) - M.A. (Political Science) - M.A. (English)	MP-I Scale with the following salary allowances and fringe benefits:- Basic Pay Rs.1,95,000/- Utility Bills Rs.9,750/- HRA Rs.75,000/- Medical facilities as admissible to government officers Car Facility 1600 cc	- A retired BS-22 officer of DMG with more than 35 years experience in Civil Services of Pakistan including appointments as Cabinet Secretary, Secretary, Health and Provincial Chief Secretary, NWFP etc. - Appointed as Minister in Interim Government - He is rejoining as Member.
4.	Lt. General (R) Muhammad Zubair	Member/ Executive Director (Implementing & Monitoring)	B.Sc. (Engs.) Civil	MP-I Scale with the following salary allowances and fringe benefits:- Basic Pay Rs.2,25,000/- Utility Bills Rs.11,250/- HRA Rs.95,000/- Medical facilities as admissible to government officers Car Facility 1600 cc	38 years experience in Project planning & Management and construction. He retired as Engineer-in-Chief from Pakistan Army.
5.	Dr. Rashid Anjad	V.C. PIDE/ Member/ Acting Chief Economist since 06-07-2008	PhD in (Economics), from Queen's College, University of Cambridge, UK.	MP-I Scale with the following salary allowances and fringe benefits:- Basic Pay Rs.2,40,000/- Utility Bills Rs.12,000/- HRA Rs.105,000/- Car Facility 1600 cc	More than 27 years experience of working in I.L.O in various capacities including Director, Policy Planning, Director, Employment Strategy Department etc.
6.	Mr. M. Akram Malik	Member (Infrastructure)	- Graduate - Post Graduate Diploma from Birmingham University, U.K.	He will draw pay and allowances admissible to a Federal Secretary but his terms and conditions have not yet been finalized by the Establishment Division	A DMG officer, former Secretary Planning, Secretary Economic Affairs and former Executive Director Asian Development Bank - who also served in Punjab as Chairman P&D and Finance Secretary - has been appointed as Member in BS-22 with fringe benefits as usually admissible to a Federal Secretary.

(b)

Sr. No.	Name	Designation	Qualification(s)	Reason of Resignation
1.	Dr. M. Akram Sheikh	Deputy Chairman	PhD (Engg.), the University of Calgary, Alberta, Canada	Resigned due to personal reasons
2.	Dr. Shaukat Hameed Khan	Member (Science & Technology)	Rhodes Scholar D. Phil (Electronics) Oxford UK	Expiry of tenure
3.	Dr. Asad Ali Shah	Member (Infrastructure)	Ph.D (Engineering) University of Manitoba, Canada	Expiry of tenure
4.	Dr. Kausar A. Malik	Member (Food & Agriculture)	Ph.D (Microbiology) Birmingham, UK.	Expiry of tenure
5.	Dr. Akhtar A. Awan	Member (Energy)	Ph.D (Economics), George Washington University, Washington DC, USA.	Resigned due to personal reasons

Mr. Acting Chairman: Any supplementary please?

میرا رویہ تو ساری عمر غلط رہا ہے۔ جی پروفیسر صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں معلومات چاہوں گا اس سلسلے میں۔

متعلقہ وزیر کون ہے اور کون اسے defend کر رہا ہے پلاننگ کمیشن کا سوال ہے۔ Law

Minister کریں گے۔ ٹھیک ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ نے پلاننگ کمیشن جو

حقیقت یہ ہے کہ ایک حیثیت سے mind of the government ہوتا ہے، میں جو

appointments کی ہیں وہ میرے لیے بہت ہی حیران کن ہیں۔ 6 appointments آپ

نے کی ہیں۔ ڈپٹی چیئرمین، جس کا عہدہ وفاقی وزیر کا ہے اور جسے آپ MP-1 scale دے

رہے ہیں ایک لاکھ پچانوے ہزار تنخواہ utilities etc. etc. لیکن اس کا کوئی تجربہ planning,

development کا نہیں ہے۔ ڈاکٹر اشتیاق بہت عالم فاضل لوگوں میں سے ہیں اور حقیقت یہ

ہے کہ قومی سرمایہ ہیں، ان کا وہاں ہونا ہمارے لیے باعث اعزاز ہے۔ he is the only person.

میں بات کروں گا کہ دکھیں لیٹینینٹ جنرل محمد زبیر کا تجربہ کیا ہے B.Sc Eng. تنخواہ کیا ہے؟

عام ممبر سے بھی زیادہ دو لاکھ پچیس ہزار اور اس کے بعد utilities bills etc. etc. ڈاکٹر

راشد امجد، میں جانتا چاہوں گا کہ وہ لائق لوگوں میں سے ہیں لیکن وہ already VC ہیں PID

کے Acting Chief Economist بھی رہے ہیں، آپ کے ممبر ہیں وہ کہاں کہاں سے

salary لے رہے ہیں۔ As VC اگر وہ full time job ہے تو اس کے بعد Member

Planning ہونے کے بعد دو لاکھ چالیس ہزار کی basic pay, utilities ایک لاکھ پانچ ہزار

HRA, etc. etc. Next, graduate اور کوئی تجربہ اس فیلڈ کا نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ

Planning Commission میں اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ دوئم کے qualified

لوگ آئیں۔ ایک وہ جو اپنے ایریا کے specialist ہوں اور اس طرح ممبر کی حیثیت سے

Planning کا جو پورا vision ہے اس کے تقاضے پورے کر سکیں اور دوسرا جن کا ایسا

public expression بھی ہو کہ جو عوام کے جذبات اور خواہشات کا بھی وہاں input

سکیں۔ بہت ہی confusing صورت حال سامنے آتی ہے بلکہ میں alarming situation

کہوں گا۔ دوسری بات میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو اسکیل اب دیے گئے ہیں جس میں MP-I اور دوسرا یہ کہ ڈپٹی چیئرمین سے بھی زیادہ زیر صاحب کو دیا جا رہا ہے۔ اس لیے کہ وہ فوجی آدمی ہیں۔ کیا اس سے پہلے جو Planning Commission تھا اس کو یہی اسکیل دیے جا رہے تھے اور چونکہ میں خود ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن رہا ہوں اور میرے زمانے میں ایک نہیں 8 Ph.D. Economists, Planning Commission میں ہم لائے تھے لیکن salary scale کیا تھے؟ میں جانا چاہوں گا کہ کیا فی الحقیقت یہ composition ملک میں Planning کے تقاضوں کو پورا کر سکتی ہے یا انصاف کے مطابق ہے یا یہ cronies کو accommodate کرنے اور ایسی salaries دینے کے لیے ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ملک پر بوجھ بھی ہیں اور یہ Planning Commission اس composition میں کیا فی الحقیقت deliver کر سکتا ہے جو اس وقت کے challenges ہیں اور تھامے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی نائیک صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: Thank you Mr. Chairman. جہاں تک اس Planning Commission کا تعلق ہے it was renamed and strengthened in 2006 through a Cabinet Division's resolution. Honourable Member نے نام پوچھے ہیں جو کہ اس وقت Members ہیں اور ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن کے ہیں۔ جہاں تک ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن کا تعلق ہے

Mr. Sulman Farooqi. He has been a public servant with over 40 years experience in policy formulation and implementation. He has held a number of high level posts under the government of Pakistan. Secretary General

رہے ہیں to the government of Pakistan, Minister of State رہے ہیں Minister of State and Secretary to the Prime Ambassador at large رہے ہیں Secretary Ministry of Commerce, رہے ہیں Minister of Pakistan

رہے ہیں Food and Agriculture, Communication, Water and Power
 Environment, Forestry, Local Government, رہے ہیں Live-stock and Fisheries
 رہے Rural Development, Chairman, Pak Telecommunication Corporation

ہیں۔

National Highway Authority, National Engineering Services of Pakistan, Postal Services, he has a varied experience in all departments of the government and we feel that he is a fit and proper person to be appointed as Deputy Chairman, Planning Commission

اشفاق صاحب کا انہوں نے خود کہا کہ بہت اچھے آدمی ہیں۔ پھر بات آئی اعجاز رحیم کی۔ اعجاز رحیم صاحب کو ہم نے appoint نہیں کیا۔

He was appointed by the previous government. He is a retired BPS-22 Officer of the DMG with more than 35 years experience in civil service of Pakistan. He has more than 35 years of experience in Civil Service of Pakistan. He has remained Cabinet Secretary, Secretary Health and Principal Chief, Secretary NWFP.

عبوری حکومت نے ان کو appoint کیا تھا. There are no complaints against him. کوئی complaint ہے تو honourable Members ہمیں بتائیں کہ ان کی functioning proper ہے یا he is not properly functioning. اب وسیم بھاد صاحب کہہ رہے ہیں کہ he is a very good officer. and not fit person to be on the post.

جناب قائم مقام چیئرمین: نائیک صاحب یہ کوئی ایسا مسئلہ نہ کر دیں کیونکہ یہ planning Pakistan سے تعلق رکھتی ہے، کوئی futuristic visionary planning ہونی

چاہیے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، میں نے جو نکات اٹھائے ہیں ان کے جواب دے دیجیئے۔ جہاں تک افراد کی ذات کا تعلق ہے، خدا گواہ ہے کہ میں کسی کے بارے میں بھی کوئی ذاتی بات نہ کہہ رہا ہوں اور نہ سچی بات ہے کہ اس کی معلومات ہیں۔ میرے لیے ہر ایک محترم ہے۔ میں نے ڈاکٹر اشتیاق کے بارے میں بات کی تھی، وہ ایک international reputation کے economist ہیں۔ Planning Commission یہ retired bureaucrats کی آخری جگہ نہیں ہونی چاہیے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر آپ کو capable آدمی چاہئیں اور مختلف fields کے چاہئیں تاکہ وہ مل کر کے planning کا کام سر انجام دے سکیں۔ جب میں اس پہلو سے دیکھتا ہوں کہ یہ جو چھ افراد آپ نے بتائے ہیں یہ اس ضرورت کو پورا نہیں کرتے۔ یہ پہلی بات ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں discrepancy موجود ہے۔ فوج سے جو آیا ہے، جس کا کوئی contribution planning کی تاریخ میں ہمارے سامنے نہیں آیا اور آپ اس کو اتنے emoluments دے رہے ہیں۔ یہ جرنیل کو accommodate کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ میرا اعتراض یہ ہے کہ آخر emoluments میں یہ فرق کیوں ہے اور خاص طور پر discriminatory difference ایک retired فوجی کے بارے میں کیوں کیا گیا ہے؟ رہی یہ بات کہ جو Economists ہیں آبا وہ اپنی salary Planning Commission سے لے رہے ہیں یا as vice Chancellors لے رہے ہیں یا as Acting Chief Economists لے رہے ہیں یا صرف ان کے لیے ایک salary ہے اور باقی وہ voluntarily کام کر رہے ہیں۔ یہ میں جاننا چاہتا ہوں اور یہ میرا حق ہے۔ آخری میری بات یہ ہے کہ میں جاننا چاہوں گا کہ اس وقت جو آپ پلاننگ کمیشن والوں کو perks and salary دے رہے ہیں اور ماضی میں کیا دیا جاتا تھا۔ مجھے یہ بتا دیجیئے کہ جو اس وقت دیا جا رہا ہے آیا یہی پچھلے دس سال میں دیا گیا ہے، اس سے پہلے دیا گیا۔ میں جس زمانے کے بارے میں واقف ہوں اس وقت یہ صورت حال نہیں تھی۔ اب اگر بدلی ہے تو ہمیں اس کی معلومات دیجیئے۔ that is my question.

جناب قائم مقام چیئرمین، اس سوال کے ساتھ میڈم سعدیہ کا سوال بھی لے لیتے

ہیں۔

Senator Farooq Hamid Nack: Sir, it needs fresh question.

یہ پرانے کی بات کر رہے، اس کے متعلق انہوں نے کب سوال کیا ہے؟ انہوں سوال present کا کیا تھا اس کا جواب ہم نے دے دیا ہے، اگر آپ کو پرانے کا چاہیے تو ہم بالکل دے دیں گے۔

We are not shy of, we are not shirking, we are not running away but I will have to seek information from the concerned department as to what was the salary, what was the package given to the previous one. If he wants to make a comparison, the question should be made in that form. The question is not in that form. He should give a fresh question and Professor Sahib has the right to put a fresh question.

سینیٹر سعدیہ عباسی، جناب چیئرمین! شکریہ۔ جناب! یہ لسٹ جو members of the Planning Commission ہے، یہ incomplete ہے۔ اس میں میرے خیال میں ڈاکٹر عشرت حسین کو بھی add کیا گیا ہے، خدیجہ محبوب الحق کو بھی add کیا گیا اور شعیب سلطان صاحب کو بھی Planning Commission میں add کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ تو recent edition ہے اور یہ سوال پرانا ہے۔

Senator Saadia Abbasi: Sir, if I may finish. If you don't mind

یہ اگر cross talk نہ کریں تو میں اپنا سوال کر لوں۔ میرا سوال بھی نہیں بلکہ suggestions ہیں کہ جو پلاننگ کمیشن ہے اس کی orientation کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ There has to be a new vision. There has to be a new direction. لوگ appoint کیے گئے ہیں، اس سارے سلسلے کو review کرنا چاہیے اور اس میں پارلیمنٹ کے اراکین کو add کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ان کو بھی وہی pay scale دیے جائیں لیکن جب members پارلیمنٹ میں آتے ہیں they should be involved in

policy planning اور جو members ایک خصوصی قسم کی qualification رکھتے ہیں یعنی ان کا کوئی خاص interest اور experience ہو، حکومت کو چاہیے کہ وہ ان کی خدمات لے تاکہ Planning Commission کو meaningful بنایا جاسکے۔ اس طرح نہیں ہونا چاہیے کہ نکلے شخص retire ہو گیا تھا وہ بڑے experience والا تھا اس لیے اس کو اس میں ڈالا گیا ہے۔ اگر اس list کو دیکھیں تو صرف ان میں ایک Economist ہیں باقی تو انگلش اور political science پڑھ کر آئے ہوئے ہیں۔ انگلش اور political science پڑھنا اچھی بات ہے اور experience اپنی جگہ ہو گا لیکن اب دنیا بدل گئی ہے، نئے vision کی ضرورت ہے۔ Educational qualification should be commensurate with this task.

جناب قائم مقام چیئرمین، مطلب ہے کہ fresh blood ہونا چاہیے latest visionaries not like 1955 models.

سینیٹر سعدیہ عباسی: کیونکہ جناب! یہی ادارہ ہے جو حکومت کو بتاتا ہے اور جب legislators کو اس میں ڈالا جائے گا تو پھر ان کی بھی کچھ capacity building ہو گی، ان کو بھی سمجھ آئے گی کہ what is involved other than کہ یہ جو روز کی ادھر ادھر کی کہانی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ میڈم۔ سیمیں صدیقی صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ جہاں تک میری ناقص معلومات ہیں اس کے مطابق سلیمان فاروقی صاحب کے خلاف corruption charges تھے جس کی وجہ سے وہ ملک چھوڑ کر چلے گئے تھے اور اب وہ اس دور حکومت واپس آئے ہیں تو would it be wise to hire such a person on such important designation? یہ میرا سوال ہے یا یہ نوازنے والی بات ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میرے خیال ہے اس کو پھوڑیں۔ Lets talk about Planning Commission vision of Pakistan.

سینیٹر فاروقی حامد نائیک: میں جناب! اس کا answer دے دیتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: We should not go into a debate.

سینیئر کی خواہش ہے کہ یہ لوگ بڑے solid قسم کے ہونے چاہئیں۔

Senator Farooq Hamid Naek: The answer is that fabricated and motivated cases had been filed against several people. Before accusing, one must prove any guilt against anyone of them. Have they proved any charge against Mr. Suleman Farooqi?

Mr. Acting Chairman: Dr. Malik Sahib, it will be last supplementary.

سینیئر ڈاکٹر عبدالمالک، جناب میں پاکستان پیپلز پارٹی سے یہ ضرور expect کروں گا کہ Planning Commission جیسے بڑے وسیع ادارے میں qualified لوگوں کو لائیں گے اور ان لوگوں کو نہیں لائیں گے جن کے خلاف corruption کے charges تھے whether right or wrong. اس پر corruption کے charges لگے ہیں۔ اگر آپ ایک آدمی کو NRO کے تحت لا کر Chairman لگائیں گے جو qualify نہیں کر رہا ہے۔ میری ان سے گزارش یہ ہے کہ ان جرنیلوں کو نکالو، یہ جو دو نمبر کے لوگ Planning Commission میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو نکالو۔ جیسے سعدیہ بی بی نے کہا کہ PhDs کو لاؤ جو Economics میں ہیں۔ آپ کسی اور کو اٹھا کر مجھے دکھا دیں گے اور تین لاکھ دیں گے۔ میری آپ دوستوں سے گزارش ہے کہ اس میں آپ الجھنے کی کوشش نہ کریں اور ہماری سنجیدہ proposal کو accept کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ہمیں اب آگے چلنا چاہیے۔ جی تھیم صاحب۔

سینیئر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھیم، ہمیں اس پر comment نہیں کرنا چاہیے لیکن کرنا بھی پڑتا ہے۔ یہ لیفٹیننٹ جنرل محمد زبیر he is only BSc اس کی تنخواہ دو لاکھ بنائی گئی ہے۔ یہ تنخواہ Chief Justice of Pakistan سے بھی زیادہ ہے۔ کیا Chief Justice or Judges of a High Court سے بھی اس کا experience زیادہ ہے؟ اس کی Minister for Law سے بھی زیادہ تنخواہ ہے۔ جناب! یہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام چیئر مین: میرے خیال میں انہوں نے ہمارے والے پیمانے پر فیصلہ کیا ہے کہ BA والا سیاستدان یا بغیر BA والا سیاستدان لیکن سیاستدان جس کا تجربہ زیادہ ہے وہ زیادہ قابل ہے۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: جناب! اس کی آپ سے بھی زیادہ تنخواہ ہے۔ اس کی تنخواہ صدر سے بھی زیادہ ہے۔ کیا یہ BSc آدمی is he qualified? نکالو

We move on to Question No. 33, Prof. Khurshid Ahmed sahib. ان کو۔

33. *Prof. Khurshid Ahmad: (Notice received on 13-08-2008 at 10:50 a.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

- the sources of procurement of EPI vaccines;
- the amount spent on purchase of the said vaccines during the last five years; and
- the dates of floating of tenders for the purchase of the said vaccines indicating also the names of companies/ firms which took part in the process during the said period?

Ms. Sherry Rehman: (a) The source of procurement of EPI vaccine is as follows:—

- Public procurements through open tender from private manufacturers.
- Procurement of vaccines from National Institute of Health, Islamabad.

(b) Total amount spent on purchase of said vaccines during the last five years is Rs. 3.379.618 million.

(c) Public Procurement of vaccines was only started in the year 2007-08 in line with decision of the Lahore High Court as per PPRA rules. Before 2007-08 vaccine was provided by UNICEF. The date of floating of tenders for purchase of vaccines is as follows:—

Vaccines	Date of floating of tenders
Purchase of BCG, tetraivalent Oral Polio Vaccine, (tOPV) Measles and Tetanus Toxioid vaccines.	14-11-2007
Purchase of tetraivalent Oral Polio Vaccine, (tOPV-2).	02-03-2008
Purchase of monoivalent Oral Polio Vaccine, (mOPV-1&3).	30-03-2008

Following companies / firms participated in the tendering process:

- M/s Amson Vaccines and Pharma Rawalpindi.
- M/s Sindh Medical Store, Karachi.
- M/s Glaxo Smithkline.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary? No supplementary, thank you very much. Question No. 34, Prof. Khurshid Ahmed.

34. ***Prof. Khurshid Ahmad:** (Notice received on 13-08-2008 at 10:50 a.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

- (a) the achievements of Livestock and Dairy Development Board so far;*
- (b) the funds allocated to and utilized by the Board during the financial year 2007-08;*
- (c) the number of dairy farms established by the Board so far with district wise breakup; and*
- (d) the obstacles, if any, in effective functioning of the Board?*

Mr. Nazar Muhammad Gohdal: Livestock and Dairy Development Board (LDDB) was incorporated as a government guaranteed, not for profit company under section 42 of the Companies Ordinance 1984 in October 2005, but it became functional in January 2007 when first release of funds was made to the Board. The Board has made following significant achievements till June 30, 2008:

- (A) Drafted Livestock Development Policy in consultation with all stakeholders and got approved from Prime Minister of Pakistan.
- (B) LDDB is currently implementing three PSDP projects dealing with meat development, dairy development and improving reproductive efficiency in cattle and buffaloes and ACIAR funded project on Improving Extension Services and Progressive Control of Foot and Mouth Disease in Pakistan—Feasibility Study. The progress made under each project is given below:

(i) **Meat Development Program (Operational since Jan 2007)**

Up to 30th June 2008, 3294 feedlot fattening farm operations have been completed and fattened 44,066 beef and 47650 mutton animals. At present, 2162 feedlot fattening farms are in operation, where currently 22,877 beef and 40853 mutton animals are being fattened for meat production.

280 farmers have been trained in feedlot fattening and 05 trainings for project staff have been held so far.

Expressions of interest (EOIs) from 66 persons have already been received for establishing slaughterhouses and butcheries for which LDDB will be facilitating.

(ii) **Dairy Development Program** (*Operational since Jan. 2007*).

Formed 186 Milk Producer Groups (MPG) with total membership of 5724 farmers in all the four provinces, Azad Jammu & Kashmir and Northern Areas; installed 150 milk cooling tanks; trained locals as Milk Cooling Tank Operator (156) and as Village Livestock Workers (126); provided 55.9 tons fodder seeds and 344.3 tons of animal ration on cost basis to the members of MPGs; vaccinated animals of members of MPGs against HS (91362 doses) and Foot and Mouth Disease (38545); registered 240 livestock breeders; strengthened ongoing Progeny Testing Program of Nili-Ravi buffalo and Sahiwal cattle in terms of technical back stopping; initiated Progeny Testing Program for Kundi buffalo and Red Sindhi cattle; provision of human resources, equipments and supplies; registered 222 progressive breeder farmers; recorded 7219 animals; strengthened Provincial Semen Production Units.

(iii) **Improving Reproductive Efficiency in Cattle and Buffalo** (*Operational since August 2007*)

Construction of semen Processing and Collection Center (SPCC) at Renala and Embryo Transfer Technology Center (ETTC) at Okara is in progress and 80 % of work has been completed. Purchase of equipments for ETTC and SPCC is in progress

35,500 semen doses of exotic cattle have been produced locally and 2800 artificial inseminations have been done; 333 embryos have been collected and preserved and 02 embryos have been transferred in farmers animals.

All 08 provincial Semen Production Units have been reviewed and their up-gradation needs have been identified. Six provincial Semen Production Units have been provided with automatic semen analyzer. Training has been provided to 30 provincial staff in semen cryo preservation. Research and training capacity of Animal Reproduction Program at NARC have also been strengthened by providing research quality semen analyzer.

(iv) **Australian Centre for International Research (ACIAR) Project** (*Operational since September 2007*)

The ACIAR project is aimed at establishing model system of small holder dairy production and enhances extension knowledge relevant to smallholder dairy production system.

Under the ACIAR project, LDDDB is working in 20 villages with 121 farmers in Okara involving provincial Livestock and Dairy Development Department and Idara-e-Kisan. At Bahkar, Board is working in 11 villages with 107 farmers involving provincial Livestock and Dairy Development Department and NRSP.

(v) **Progressive Control of Foot and Mouth in Pakistan— Feasibility Study**

The project on Feasibility Study for Progressive Control of FMD in the country is expected to start shortly, once funding is made available to the Board.

(b) The total funds allocated to the LDDDB from Government of Pakistan during the year 2007 - 08 were Rs. 586.074 million and Rs. 586. 903 million has been spent.

(c) The Board is not establishing any dairy farm. It is helping farmers to improve their productivity in both meat and milk production as given above.

(d) Currently LDDDB is not facing any obstacle in effective running to fulfill its objectives. However, long term sustainability of the Board remains a question once the projects have been completed. There is need to give a one time significant grant to the Board for its future sustainability.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

سینئر پروفیسر خورشید احمد: اس پر ایک مختصر سوال ہے۔ یہ جو بورڈ بنایا گیا ہے، اس کے سلسلے میں جو جواب کے آخری حصہ میں بات کہی گئی ہے،

"Currently Board is not facing any obstacle in effective running to fulfil its objectives. However, long term sustainability of the Board remains a question once the projects have been completed. There is need to give a one time significant grant to the board for its future sustainability."

آپ نے اس کو ایک company limited by guarantee, non-profit کے طور پر قائم کیا ہے جس کے معنی ہی permanent institution کے ہیں اور permanent institution کو چلانے کے لیے جو آپ کی activities ہیں وہ بھی ظاہر کر رہی ہیں کہ ایک طرف آپ service oriented ہیں اور دوسری طرف international donors بھی آپ کو support کر رہے ہیں، خاص طور پر آسٹریلیا کا اور دوسرے اداروں کا۔ اس context میں یہ سوال کہ آئندہ یہ کیسے باقی رہے گا، کیسے چلے گا؛ کچھ روشنی ڈال سکیں گے؟ یا یہ کہ یہ پانچ سال کے لیے تھا اور اس کے بعد یہ دم توڑ گیا؟

جناب قائم مقام چیئرمین، جی گوندل صاحب۔

جناب نذر محمد گوندل: جناب چیئرمین، اصل میں یہ جو project ہے، اس کا major function یہ تھا کہ پھوٹے پھوٹے dairy farmers کو training دی جائے، ان کو help out کیا جائے۔ اس میں گورنمنٹ نے پھوٹے پھوٹے dairy developers کو تین سو، چار سو cooling units بنا کر دے دیئے ہیں۔ وہ ان پر اپنا کام کر رہے ہیں، جب وہ profit لے رہے ہوں گے تو اس کو وہ خود بخود ongoing رکھیں گے۔

جہاں تک دوسرا سوال ہے fattening کا، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک میں meat demands کا جو سب سے اچھا project یہی ہے۔ گورنمنٹ نے اس کو، for certain period، subsidize کیا ہے۔ اب جتنے projects لگ گئے ہیں، لوگ اس پر concentrate کر رہے ہیں کیوں کہ یہ profit دے رہا ہے، اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کو مزید آگے چلانے کی ضرورت ہوگی تو گورنمنٹ اس میں ضرور funding کرے گی۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، ایک continuing service ہے، دونوں چیزیں ہیں، جن اداروں کو آپ train کرتے ہیں، help کرتے ہیں، وہ profitable ہیں۔ ان سے آپ کچھ وصول کر سکتے ہیں تاکہ یہ سارا کا سارا process self-financing بن جائے۔ جو نئے training projects ہیں، ان کے لیے گورنمنٹ کی grant بھی اور foreign donors کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے آپ نے غالباً اس کو ایک limited company بنایا اور صحیح کیا تاکہ یہ ایک مستقل ادارہ بن جائے لیکن اب جو بات آخر میں کہہ رہے ہیں، اس کے معنی یہ ہیں کہ گورنمنٹ clear نہیں ہے کہ آیا اس کو ایک self-financing ادارے کی حیثیت سے مستقل چلنا ہے۔ One time grant کس بات کی؟ بجائے اس کے کہ یہ راستہ آپ اختیار کریں۔۔۔۔۔

جناب نذر محمد گوندل: میں نے یہی جواب دیا ہے جی کہ جب یہ ادارے develop ہو گئے اور لوگ اس پر اپنی self-financing کر رہے ہیں اور اس کو آگے وہ بڑھا رہے ہیں اور اپنے طور پر اس میں investment کر رہے ہیں لیکن جو گورنمنٹ سے وہ require کرتے ہیں یا جو donors دیتے ہیں، وہ بھی ہم ان کو اس Company Act کے تحت دینے کو تیار ہیں۔ جوں جوں اس کی demand بڑھتی جاتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی dairy developer ہو یا

farmer ہو جب اس کو profit ملتا ہے تو وہ investment خود بھی کرتا ہے۔ اسی طریقے سے ہمارے جو projects چل رہے ہیں، اس میں ماشاء اللہ کافی development ہوئی ہے۔ اس کو آگے چلنا چاہیے اور چلیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہارون خان صاحب۔

Senator Haroon Khan: My supplementary question is somewhat related to this question. I would ask the honourable Minister if there is any prevalence of "Mad Cow Disease" in Pakistan and if there is, what is the Government doing to control it.

میرا concern صرف اس لیے ہے کہ ہماری diet میں brain بہت popular ہے۔ اگر یہ ادھر پھیل گئی تو it will really cause a lot of problems.

جناب قائم مقام چیئرمین: ہمارے ملک میں Mad Cow Disease رپورٹ ہوئی ہے یا ایسے اثرات پائے گئے ہیں؟

Mr. Nazar Muhammad Gondal: Very very rare.

ابھی تک تو as such, reported case نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کوئی اگر ہے بھی تو گورنمنٹ کے علم میں ابھی نہیں آیا۔ As a farmer مجھے بھی پتا ہے، مجھے تو آج تک کوئی ایسی شکایت نہیں آئی۔

Mr. Acting Chairman: Thank you, I think there is one question remaining, Anwar Bhinder sahib is not present, we make it part of the proceedings.

35. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: (Notice received on 15-08-2008 at 09:15 a.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

- (a) *whether it is a fact that an amount of Rs.6000.00 million was allocated by the Government in the PSDP, 2007-08 for National Programme for Improvement of Water Courses in Pakistan, if so, the amount received and spent by the Ministry on this project so far;*
- (b) *the progress made on the said project so far; and*
- (c) *whether the project was completed by 30th June, 2008, if not, the reasons thereof?*

Mr. Nazar Muhammad Gondal: (a) Yes. So far amount received for this project is Rs.26.807 billion against which amount spent is Rs.26.695 billion.

(b) About 56,967 watercourses out of 86,000 have been improved.

(c) No. Project is expected to be completed by June 2010. Extension in project completion period was necessitated due to less allocation of funds against PC-I provisions.

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the House): Sir,

before we start the points of order

دو تین چھوٹے چھوٹے items ہیں Order of the Day پر ان کو اگر لیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین، میں دیکھ لیتا ہوں۔

I will go through leave applications, if there are any. There is no leave application. If anybody is on leave, he is on french leave. Senator Tahir Mashhadi sahib may move item No. 3.

Laying of Reports of the Committee on Rules of Procedure and Privileges

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I, the Chairman Committee on Rules of Procedure and Privileges, present the report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Ms. Agha Pari Gul regarding inordinate delay caused by the Ministry of Finance and the AGPR on the bills submitted by the Senate Secretariat

including bills for honorarium and late sitting charges of the Senate employees.

Mr. Acting Chairman: Report stands presented. We may take up item No. 4.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I, the Chairman of the Committee on Rules of Procedure and Privileges, present the report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Liaqat A. Bangulzai regarding irresponsible and contemptuous attitude of newly appointed Director General (Mr. Ghulam Murtaza Solangi) of Pakistan Broadcasting Corporation.

Mr. Acting Chairman: Report stands presented. We may now take up item No. 5. Mr. Nack, please move the motion.

Introduction of Bills

Senator Farooq Hamid Nack: Thank you Mr. Chairman. I beg to introduce a Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2008].

Mr. Acting Chairman: Raza sahib.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I am grateful to the Opposition and in particular to Senator Wasim Sajjad, as the Leader of the Opposition was not present in the House and I am grateful to Senator Prof. Khurshid. I am also grateful to Senator Dr. Khalid Ranjha. I have taken their consent that these two bills which are being moved by the Law Minister, one has already been moved i.e. the Bill of Code of

Criminal Procedure which provides that a person would not be treated as being convicted and would not be sent to the death cell till such time as his appeal is not turned by the Supreme Court of Pakistan.

They have been very kind, we have agreed that I could move a Motion in which the provision of sending these bills to the Standing Committee is done away with and that would mean that next week, we would be able to bring them on the Order of the Day. I have given assurances to all three of the Senators and I am glad that the Leader of the Opposition is here now, the assurance is that over the weekend or whenever if there are any amendments that they would like to move to these bills, we will discuss those with them. Those amendments can then be incorporated on the floor but this would facilitate the early passage of these two bills.

Therefore, with your permission and once again being thankful to Senator Wasim Sajjad, Senator Khalid Ranjha and Senator Prof. Khurshid Ahmed, I would beg to move under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that the requirements of Rule 86 and 87 of the said rules be dispensed with and the following bills be taken into consideration at once.

Mr. Acting Chairman: It has been moved under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 that the requirements of Rules 86 and 87 of the said rules be dispensed with and the following bills be taken into consideration at once:

1. The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2008.
2. The Registration (Amendment) Bill, 2008.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: The Motion is adopted.

Senator Farooq Hamid Naek: Mr. Chairman, with your permission I will move the second Bill. This is with regard to making amendment in the Registration Act 1908. Through this amendment which we are seeking, all documents which are to be registered, they had to be attested through an attestation done by an advocate. So, there were a lot of complaints that a fraud is being committed and the wrong persons are being identified by unknown persons. Now, this amendment would help the finishing of the fraud in the registration of the documents. So, with your permission I beg to introduce a Bill further to amend the Registration Act, 1908 [The Registration (Amendment) Bill, 2008]

Mr. Acting Chairman: The Bill stands introduced.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir this Bill should also be deferred till next week so that the Opposition could have time to move their amendments.

Mr. Acting Chairman: Further consideration of the motions in respect of these two Bills is deferred. Now, we come to the end of the business and take up the points of order. Senator Nisar Memon Sahib.

سینیٹر نثار احمد میمن: بہت بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! NCHD کا مسئلہ چونکہ کل

raise ہو چکا ہے اور میں اس ایوان کو یاد دلاتا ہوں کہ 14th May, 2008 کو میں نے raise

کیا تھا اور اس کے جواب میں یہ کہا گیا تھا کہ وزیر صاحب اس سلسلے میں پورا بیان دیں گے۔ میرا خیال ہے کہ میں اب مزید اس پر نہیں بولوں گا اور صرف یہ کہوں گا کہ ان غریب 80 ہزار لوگوں کے jobs چلے گئے ہیں۔ ان کا خیال کرتے ہوئے وزیر صاحب بیان دیں۔

Points of Order

Article Published in Global Research of Canada

جناب والا! آج میں آپ کے سامنے ایک قومی سلامتی کا معاملہ پیش کرتا ہوں اور ایک ایسی خبر آئی ہے جو میں اس ہاؤس کے ساتھ share کرنا چاہوں گا چونکہ یہ پاکستان کا مسئلہ ہے اور بہت اہم ہے۔ ایک آرٹیکل Global Research of Canada میں publish ہوا ہے۔ پروفیسر مائیکل چوسا پاسٹی نے outline کیا ہے کہ امریکہ کے designs for break up of Pakistan کیا ہیں۔ اس میں انہوں نے پاکستان میں جو حالیہ regime change ہوئی ہے اس پر بھی ساری باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ انہوں نے اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ پاکستان میں معاشی، سماجی اور لسانی divisions سیاسی طور پر کرائی جائے گی اور پاکستان کے territorial break up کے لیے وہی کام کیا جائے گا جو اس سے پہلے US کی National Intelligence Council and CIA نے پاکستان کے لیے forecast کیا کہ یہ یوگوسلاویہ کی طرح ایک فیڈریشن ہے جسکو failed state قرار دیتے ہوئے کسی وقت بھی اس کو break up کرنے کے لیے کام کیا جائے گا۔ یہ رپورٹ چونکہ ابھی release ہوئی ہے اور اس میں انہوں نے بڑا clearly دیا ہے کہ پاکستان کو کمزور اور finally dismember کرنے کے لیے تین جگہ پر کام کیا جائے گا۔ ایک economic disruption لائی جائے گی جس میں مہنگائی پاکستان میں عروج پر پہنچ جائے گی اور پھر IMF آکر کھینچے میں لے گا۔ دوسرا political disruption تھی جس میں power کی طرف زیادہ جایا جائے گا اور governance کی طرف کم جایا جائے گا اور تیسری military disruption ہے جو ہم نے دیکھا ہے کہ ISI اور اداروں کو توڑنے کے لیے یا ان کو disrupt کرنے کے لیے کیا اقدامات ابھی حال ہی میں لیے گئے ہیں۔ لہذا میں یہ بہت ضروری سمجھتا ہوں particularly Globalization of Poverty and New جب ہم پڑھتے ہیں یہی مائیکل چوسا پاسٹی کے research article World Order کے متعلق تو اس وقت یہ بہت clearly واضح طور پر آ رہا

ہے کہ یہ صورت حال بڑی خطرناک ہے۔ ہم یہاں پر political power بڑھانے کی بات کر رہے ہیں۔ مگر یہ اب قومی سلامتی کا معاملہ ہے۔ میں نے یہ ایوان کے سامنے رکھ دیا ہے اور میں آپ سے گزارش کروں گا کہ چونکہ یہ بہت سنجیدہ معاملہ ہے لہذا حکومت کو چاہیے کہ اس کو seriously لے۔ میں ان کو یہ documents دے رہا ہوں اور وزیر دفاع قومی سلامتی کے بارے میں آ کر اس ایوان میں ایک بیان دیں - Finance Minister and Foreign Minister بھی آ کر بیان دیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، قومی سلامتی تو سب کا مسئلہ ہے صرف وزیر دفاع کا مسئلہ نہیں ہے۔ Gujrat is not out of Pakistan. رضا ربانی صاحب! میں ایک remark بھی دے رہا ہوں۔ آپ اس کا نوٹس لیں۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ وزیر اعظم صاحب یہاں سینیٹ میں آ کر ہمیں address کریں گے اور ان چیزوں پر آ کر جواب دیں، وہ قومی اسمبلی میں Leader of the House میں he should come.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I am sorry, I was occupied with the Leader of the Opposition as far as next week's programme is concerned.

لیکن ابھی جو کچھ مجھے وزیر قانون صاحب نے بتایا ہے کہ نثار میمن صاحب نے شاید کسی اخباری article کی طرف نشاندہی کی ہے اس میں یقیناً متعلقہ وزیر صاحب تفصیل سے اس کا جواب ضرور دیں گے لیکن جو کچھ مجھے بتایا گیا ہے اس پر میں یہ بات ضرور کہنا چاہوں گا کہ موجودہ حکومت یعنی Treasury & Opposition Benches پارلیمنٹ کی اکٹھی طاقت اور پاکستان کے عوام کی طاقت سے کسی بھی صورت پاکستان کی سالمیت یا پاکستان کی وحدت کو انشاء اللہ کوئی نقصان پہنچنے نہیں دے گی۔ یہ ہماری commitment ہے اور جہاں تک پاکستان کی یکجہتی کا تعلق ہے تو اس وقت سیاسی اختلافات sink ہو جاتے ہیں and the nation stands together united اس پوری قوم کا بچہ بچہ اپنا سرکٹوا دے گا اور کٹ مرے گا لیکن اس سرزمین پر آج نہیں آنے دے گا اور کسی بھی سامراجی قوت کو اس بات کا حق نہیں دے گا

کہ وہ پاکستان کی territorial, political or economic sovereignty کے ساتھ کسی قسم کا کوئی کھیل، کھیل سکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ وزیر اعظم صاحب والی بات بھی ذہن میں رکھیے۔

سینیٹر نثار احمد میمن: میں لیڈر آف دی ہاؤس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ ان کے جذبات وہی ہیں جو سب پاکستانیوں کے ہونے چاہئیں اور انہوں نے یہ بات کہہ کر یقیناً ہم پاکستانیوں کے حوصلے بڑھائے ہیں کہ حکومت ان ساری چیزوں کا نوٹس لے گی۔ میں سمجھتا ہوں ان کے اس بات کہنے کے بعد اب ضروری ہے کہ اگلے ہفتے جو کارروائی ہوگی اس میں پاکستان کے سیاسی، سماجی اور معاشی تینوں مسئلوں پر بحث رکھی جائے۔

Mr. Acting Chairman: Debate on security and integrity and all types of dangers to Pakistan should take place. Senator Memon please provide the copies of this article for distribution to the House. Madam Yasmi Shah.

NCHD

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: ابھی نثار میمن صاحب نے NCHD کے حوالے سے جو نکتہ پیش کیا ہے تین دن سے میں بھی یہی مسئلہ پیش کرنا چاہتی تھی۔ جناب والا! پچھلے سیشن میں بھی NCHD کے حوالے سے بات ہوئی تھی اور جمال لغاری صاحب نے بھی بڑے درد سے آپ کے سامنے یہی issue raise کیا تھا۔ میری بھی بات ہوئی تھی اور رضا ربانی صاحب نے ہمیں assure کیا تھا کہ اسی فلور پر اسی سیشن کے دوران ہمیں رپورٹ دیں گے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ جناب والا! یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے اس وقت بھی آپ اگر پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر دیکھیں تو کافی سارے لوگ چاروں صوبوں سے آئے ہوئے ہیں اور مسلسل تین دنوں سے وہ سڑکوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس گھر جانے کے لیے نہ کرایہ ہے اور نہ ان کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز ہے۔ ان کا بہت برا حال ہے۔ ۸۰ ہزار لوگ suffer کر رہے ہیں۔ سمجھ

لیں کہ اگر ایک بندہ بھی چھ بندوں کی کفالت کرتا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ چھ لاکھ لوگ اس وقت suffer کر رہے ہیں۔ اوپر سے آپ کو پتا ہے کہ رمضان ہے اور عید آنے والی ہے۔ تو میری گزارش ہے کہ اگر ایک بندے نے آپ کے ادارے میں کوئی غلطی کی ہے تو اس کی سزا آپ پورے ادارے کو کیوں دے رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! اس ادارے نے بہت کام کیا ہے۔ اس ادارے میں لڑکے اور لڑکیوں کا اتنا اچھا کام ہے۔ ۱۵۰۰ اور ۲۵۰۰ روپے تنخواہ کے حساب سے لڑکے اور لڑکیاں صبح سے شام تک کام کر رہے ہوتے ہیں۔ مختلف سکولز کھولے گئے ہیں، لیکن وہ سارے ابھی بند کئے گئے ہیں۔ جناب! اس میں جو اہداف انہوں نے حاصل کئے ہیں۔ میں House میں تھوڑا بتانا چاہتی ہوں۔ جناب! انہوں نے ملک بھر میں 120263 literacy centers قائم کئے ہیں۔ ۲۵ لاکھ کے قریب افراد کو اس سے فائدہ ہو رہا ہے۔ ۲۱ ہزار کے قریب teachers سرکاری سکولوں میں تعینات کئے گئے ہیں۔ ڈیڑھ لاکھ کے قریب کو training دی گئی ہے۔ سکولوں میں داخلوں کے شرح کو انہوں نے ۵۰ سے لے کر ۵۰ تک بڑھایا ہے۔ ملک بھر میں شعبہ رضا کاریت اپنی مدد آپ کے تحت لاکھوں رضا کار رجسٹرڈ کئے گئے ہیں۔ ہزاروں میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا ہے جس میں غریب مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ان میں کروڑوں روپے کی ادویات تقسیم کی گئی ہیں۔ خون کے مفت عطیات دیے گئے۔ کروڑوں روپے کی اجناس کی صورت میں community کی مدد سے local resource mobilization کی جا رہی ہے۔ ملک کے تمام بڑے شہروں میں خواتین کو information technology کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ نمکول بنانے کی ترکیب جو ہے اس کے لئے training دی جا رہی ہے۔ جناب! میں سمجھتی ہوں کہ اتنے بڑے اہداف ان کے ہیں اور اتنا انہوں نے achieve کیا ہے، اتنے لوگوں نے اس میں محنت کی ہے اور ان کی محنت پر پانی پھیرا جا رہا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ عظیم ہو رہا ہے کیونکہ یہاں پر نعرہ موجودہ حکومت کا تھا کہ روٹی، کپڑا اور مکان۔ وہ تو ایک طرف ہو گیا۔ پچھلی حکومت نے جو بھی آپ سمجھ لیں کہ کیا ہے یا نہیں کیا ہے ان کی نظر میں لیکن جو روزگار فراہم کیا تھا لوگوں کو وہ تو خدا را ان سے نہ چھینیں۔ ان کو پیٹ پالنے کے لئے جو ۱۵۰۰ یا ۲۵۰۰ روپے مل رہے تھے، ان کو ایک مہینے کا تھا دیا گیا ہے اور ان کی نوکری ختم کر دی گئی۔ آپ یہ دیکھیں کہ اوپر سے رمضان آ رہا ہے اور عید سر کے اوپر کھڑی ہے۔ تو آپ کے توسط سے

میری گزارش ہے کہ یہ چیز ختم ہونی چاہیے اور ان کو اپنی نوکریوں پر واپس آنا چاہیے۔ ان کو وہ چیز ملنی چاہیے جن کے وہ حقدار ہیں۔

Killing of Five Women in Balochistan

جناب! دوسرا میرا issue بلوچستان کے حوالے سے تھا۔ بلوچستان سے آپ کا بھی تعلق ہے اور میرے بہن بھائی جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں سب کا تعلق ہے۔ مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہاں پر ایک انسانیت کا قتل ہوا۔ جس کا ذکر میں یہاں پر ضرور کروں گی کیونکہ Women Development Committee کی as a member میرا ضمیر اس وقت یہ چیز مجھے کہنے پر مجبور کر رہا ہے کہ یہ چیز یہاں پر Floor پر raise ہونی چاہیے۔ وہاں پر پانچ خواتین کو زندہ درگور کیا گیا ہے۔ جناب! یہ آپ کے علاقے میں ہوا ہے۔ مجھے افسوس اس بات پر بھی ہوا ہے کہ آپ کی طرف سے کوئی statement نہیں آئی، نہ آپ کی طرف سے کوئی بیان آیا۔ میرے بہن بھائی بلوچستان کے حوالے سے تو یہاں پر بہت سی باتیں کرتے ہیں لیکن اس issue پر سارے کیوں چپ رہے اور کسی نے کوئی آواز نہیں اٹھائی۔ شیری رگن صاحبہ نے میرے خیال میں National Assembly میں یہ کہا تھا کہ وہ ملزم پکڑے جائیں گے، لیکن اب تک ان ملزموں کے ساتھ کچھ نہیں ہوا اور نہ ملزم پکڑے گئے۔ کیا اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس میں PPP کے منسٹر کا بھائی involve ہے؟ یہ میری رپورٹ نہیں ہے۔ یہ میں نہیں کہہ رہی ہوں۔ یہ "نیوز" اخبار کے ۲۴ تاریخ کی رپورٹ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے اور اس میں ان کے نام بھی شائع ہوئے ہیں۔ یہ رؤف، کلاسره کی رپورٹ ہے۔ یہ مجھے نہیں پتا، یہ آپ کی اخبار کہہ رہی ہے۔ یہ ایک ظالمانہ اور وحشیانہ تشدد تھا۔ ان کا سانس نکلے بغیر وہ جب مردہ نہیں ہوئی ہیں، زندہ تھیں اور ان کو درگور کیا گیا۔ میرے خیال میں ایک جگہ پر کہیں پانی میں دفنایا گیا پھر ان کو وہاں سے نکالا گیا اور پھر کہیں جا کر ان کو دفنایا گیا۔ جناب! میں سمجھتی ہوں کہ یہ اتنا لرزانے والا واقعہ ہے اور قیامت سے پہلے قیامت ہے۔ میں اس کو یہ کہوں گی۔ ہماری جو سوچ ہے وہ کب بدلے گی، مجھے سمجھ نہیں آتی۔ ان کو صرف اس لئے درگور کیا گیا کہ وہ اپنی مرضی سے شادی کرنا چاہتی تھی۔ جس کی اجازت ہمارے اسلام نے بھی دی ہوئی ہے۔ یہاں پر جو اس قسم کے ٹھیکیدار ہیں میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اسلام میں مرد اور عورت کو اجازت نہیں ہے

اپنی مرضی سے شادی کرنے کی؟ جناب! پانچ خواتین کو زندہ درگور کر دیا گیا ہے، جن کی تین بچیوں کی عمر ۱۶ اور ۱۸ سال ہے۔ ہم بھی اپنے بچوں والے ہیں، آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں کہ جس کے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہوگا ان پر کیا گزری ہوگی؟ جناب! تو میری آپ سے گزارش ہے، یہاں پر رضا ربانی صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ kindly strictly اپنی کوئی ruling دیں کہ ان عزموں کو جلد از جلد سزا ملنی چاہیے۔ ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، رضا ربانی صاحب۔

سینیئر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! جہاں تک بلوچستان کا یہ واقعہ ہے جس میں پانچ خواتین کو زندہ درگور کیا گیا ہے۔ اس کی سختی کے ساتھ مذمت کرتے ہیں اور یقیناً جو باتیں سینیئر یاسمین شاہ صاحبہ نے کی ہیں ان کے اور ہمارے جذبات میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہے۔ PPP اور اتحادیوں کی حکومت جو ہے وہ خواتین کی protection اور ان کے rights کے لئے ہمیشہ سے جدوجہد کر رہی ہے۔ ہم اس قسم کی باتیں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ رپورٹ اخبار میں ضرور آئی ہے کہ PPP کے منسٹر کا بھائی ہے۔ میں یہ بات آج check کر کے Monday کو انشاء اللہ یہ بات آپ کے سامنے رکھوں گا لیکن میں یہاں پر House کو اس بات کی مکمل assurance دلانا چاہتا ہوں کہ چاہے اس میں involvement کسی کی بھی ہو یا ایک اتنا heinous crime ہے جس کو معاف نہیں کیا جاسکتا اور یہ ایک صوبائی مسئلہ ہے لیکن وہاں پر چونکہ اتحادیوں کی حکومت ہے، ہم صوبائی حکومت کو ہدایت کریں گے کہ اس پر سخت سے سخت ایکشن لیا جائے اور ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you.

میرے ہمسائے علاقے میں ہوا ہے۔ مجھے بلوچ سوسائٹی کی بہت سی چیزوں کا پتا ہے، خاموش منہ رکھتے ہیں کیونکہ وہ دوسرا قبیلہ ہے اور ہم دوسرا قبیلہ ہیں۔ قبائلی نظام میں یہ ہوتا ہے۔ جی میرا اسرار اللہ زہری صاحب۔

سینیئر میرا اسرار اللہ زہری، جناب! ہماری تاریخ ۱۰ سالہ پرانی ہے۔ تو یہ سیاہ کاری

کے case ہوتے ہیں۔ ہماری روایت ہے اور قبائلی ماحول ہے، اس کو کیوں اچھالا جا رہا ہے؟ اس کو نہیں اچھالنا چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئر مین، میڈم! یہ ایک issue بن جائے گا۔

سینیئر بی بی یاسمین شاہ، جناب! وہاں خواتین پر اس طرح کے الزام لگائے جاتے ہیں جو نہایت غلط ہے۔ اس چیز کو ختم ہونا چاہیے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس کے خلاف ایسے قانون آنے چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئر مین، قانون تو آئے ہوئے ہیں۔

سینیئر بی بی یاسمین شاہ، کیا سزائیں مل رہی ہیں؟ ان قوانین کو implement نہیں کیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئر مین، مجھے پتا ہے کہ کیا ہوگا؟ میڈم یاسمین شاہ سینیٹ کے فلور پر بات کر سکتی ہے۔ چل کر میرے بلوچستان کے سوسائٹی میں یہ بات کریں تو ادھر جو جواب ملے گا پھر وہ بھی سن لیں۔

سینیئر بی بی یاسمین شاہ، جناب! مجھے کیا کریں گے۔ اٹھا کر قتل کریں گے اس سے زیادہ اور کیا کر سکتے ہیں۔ دن لکھا ہوا ہے موت کا زندہ گی کا۔

جناب قائم مقام چیئر مین، اس نکتے سے میں بات نہیں کر رہا ہوں۔ آپ اس سوسائٹی میں پہلے جائیں اور پتا کریں کہ کیا ہو رہا ہے؟ اسلام آباد میں انگریزی اخباروں کی اور چیزیں ہیں اور وہاں پر کچھ اور چیزیں ہیں۔

سینیئر بی بی یاسمین شاہ، اس طرح کی چیزیں نہیں ہونی چاہئیں۔ خدا را آپ ان چیزوں کو ختم کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئر مین، ہم ایک اصول کی بات کرتے ہیں کہ جہاں پر ناک ہوگی وہ غلط ہے۔ وہ بھی سن لیں۔ جی حیدر صاحب۔

سینیئر مولانا عبدالغفور حیدری، جناب چیئر مین! تحقیق طلب بات یہ ہے کہ یہ کوئی اس طرح کا الزام ہے کاروکاری کا یا اس سے ہٹ کر کوئی مسئلہ ہے۔ بنیادی طور پر اس کی

تحقیق تو ہونی چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اس لئے ہم خاموش ہیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: پھر آپ کا قبائلی معاشرہ اپنی جگہ پر، اسلامی تعلیمات اپنی جگہ پر، جو ہمارا یہاں کا culture ہے اور جو بین الاقوامی مسلمہ قوانین ہیں وہ اپنی جگہ پر، اگر پانچ لوگ واقعی اس طرح ذبح کیے جاتے ہیں یا زندہ درگور کیے جاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ قبائلی معاشرے میں بھی اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس کے لیے جرم ہوتا ہے، اس کے لیے ثابت کیا جاتا ہے کہ ہاں واقعی یہ واقعہ ہوا ہے اور اس کے بعد پھر اس کے خلاف action لیا جاتا ہے۔ لہذا قبائلی معاشرے میں، ہماری قبائلی زندگی میں، ہم سب قبائلی لوگ ہیں لیکن وہاں بھی اس طرح نہیں ہوتا کہ کوئی جس طرح چاہے اپنی مرضی کرے اور کوئی چیز ثابت بھی نہ ہو اور اس طرح پانچ لوگوں کو زندہ درگور کیا جائے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان ہے، اس میں یہ چیز آئی ہے اور اس پر میرے خیال میں آپ کی رائے بھی آنی چاہیے۔ آپ جس طرح کی بات کر رہے ہیں جو میں سمجھتا ہوں یہ بات قطعاً نامناسب ہے۔ میں آپ کو challenge نہیں کرتا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، مولانا صاحب! میں آپ کو بتا دوں، مجھے پتا ہے کہ is under investigation. جب تک ثابت نہیں ہوگا، ہم خاموشی سے دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے۔ یہ مسئلہ نیشنل اسمبلی میں بھی اٹھا ہے، وہاں پر میڈم شیریں رحمن نے اس پر جواب دیا ہے۔

Senator Sardar Jamal Khan Leghari: Sir, one line statement

دی کہ arrest کیے جائیں گے۔ جناب والا! آپ نے دوسرا version تو سنا ہی نہیں۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین! کہ میں خود بلوچ سردار کا بیٹا ہوں۔ میری قوم بلوچ ہے۔ ادھر بھی واقعات ہوتے ہیں۔ جیسے حیدری صاحب نے فرمایا کہ جرم ٹیھتا ہے، وہاں پر فیصلہ کیا جاتا ہے لیکن اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ بلوچ system بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔ بلوچ system کو ہم لوگ خراب نہیں کہہ سکتے یہ کہہ کر کہ ان کو زندہ درگور کیا گیا ہے۔ یہ غلط کام

ہوا ہے۔ غلط کو غلط ایک بلوچ کہہ رہا ہے یہاں پر۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں، نہیں وہ نکتہ نہیں ہے، میڈم وہ نکتہ نہیں ہے۔ ہمارا نظام یہ ہے کہ جب وہاں ثابت نہیں ہوتی کوئی چیز اس وقت تک ہم خاموشی سے دیکھتے ہیں۔ جب ثابت ہو جائے گی پھر جوابدہی ہوتی ہے۔ میری بات سنیں انہوں نے جو وضاحت دی ہے کہ یہ صوبائی matter ہے، وہ ان کے notice میں لا رہے ہیں، قبیلے کو فیصلہ کرنا ہے۔ اس سارے system کو آپ سمجھیں۔ They are already on it۔ میڈم شیری رگمن نے کہہ دیا ہے، 'we are already investigating it and we will take action against'

anybody who is answerable and accountable میں wait کر رہا ہوں اس report کے لیے کہ وہ پہنچ جائے، 'I am following things' مجھے جو اطلاع ملی ہے کہ صوبائی حکومت کو ہدایت دے دی گئی ہے۔ کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے ہم wait کر رہے ہیں۔

سینیئر کامل علی آغا (قائد حزب اختلاف): جناب والا! آئین اور قانون کی موجودگی میں ہم اگر اس طرح سوچتے گئیں گے کہ پانچ جانیں گئی ہیں، اگر یہ report ہوا ہے کہ ان کو زندہ درگور کیا گیا ہے، میں نہیں سمجھتا کہ کوئی جرگہ یہ اختیار رکھتا ہے کہ پانچ جانوں کو زندہ درگور کر دیا جائے اس کے حکم پر۔ عدالتیں اس ملک میں موجود ہیں، قانون موجود ہے اور نظام موجود ہے، یہ بحث والی بات نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر چھوٹے چھوٹے matters ہماری عزت اور ہمارے وقار کو مجروح کیا جاتا ہے، ہم جب اپنی بے عزتی سمجھنے لگتے ہیں تو، challenge سمجھ کر ہم چھوٹے چھوٹے واقعات کو اپنے وقار کا مسئلہ بناتے ہیں۔ یہ تو پانچ جانوں کا مسئلہ ہے، آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں اور وہ کمیٹی اس کو ڈیل کرے، اس کے متعلق رپورٹ منگوائے اور یہ دیکھے اور sort out کرے کہ بے گناہ لوگوں کو کیوں مروا یا گیا اور اس کے جو ملزمان ہیں وہ آج تک کیوں گرفتار نہیں ہوئے اور پھر جناب! رؤف کلاسرا صاحب کوئی چھوٹے writer یا صحافی نہیں ہیں، انہوں نے اگر کسی شے کا اظہار بھی کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس رپورٹ پر بھی آپ کو توجہ دینی چاہیے، اس کو بھی sort out کرنا چاہیے اور اگر وہ صرف الزام ہے تو پھر اس بات کی صحیح طریقے سے تردید بھی آنی چاہیے کیونکہ اگر

وہ الزام ایک parliamentary کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر غلط بیانی سے کام لیا جا رہا ہے تو اس ایوان اور پارلیمنٹ کے وقار پر بھی ایک داغ ہے۔ اس کو sort out کروائیں اور پارلیمنٹ کی کمیٹی کے ذریعے کروائیں اور یہ کوئی پابندی نہیں ہے کہ اگر قومی اسمبلی میں اس کی رپورٹ منگوائی ہے تو کوئی طوفان نہیں آگیا۔ یہ ایوان بالا ہے اور اس معاملے کو اس ایوان بالا کی کسی کمیٹی کے سپرد کریں۔ یہاں پر کمیٹیاں چھوٹے چھوٹے معاملات کو sort out کرتی ہیں تو اس کو کیوں نہیں کریں گی۔ انسانی حقوق کی کمیٹی ہے آپ اس کو دیں۔

جناب قائم مقام چیئر مین: رضا ربانی صاحب۔ Leader of the House کیونکہ اس پر statement دے چکے تھے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, first of all let me say, I have no objection if it goes to the Human Rights' Committee but میں آغا صاحب سے یہ درخواست کروں گا اور میں نے کہا ہے کہ میں Monday کو ایک comprehensive statement دوں گا۔ اگر وہ Monday کی statement سے satisfy نہ ہوئے تو Monday کو we can refer it to the Human Rights Committee and I have no problem.

Mr. Acting Chairman: Thank you. We will wait till Monday. Let it come.

کیونکہ ہم لوگ بھی اندرونی طور پر معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ سعدیہ عباسی صاحبہ۔ مولانا گل نصیب صاحب آپ میری line of sight میں آ گئے ہیں، line of fire میں نہیں بلکہ line of sight میں آ گئے ہیں۔

NCHD

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب والا! میں National Commission for Human Development کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ جناب والا! میں نیشنل کمیشن برائے

انسانی ترقی کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ کہ اس کی performance، اس کی creation، اس کے funds، اس کی utilization، اس کے چیئرمین، یہ سارا جو issue ہے یہ پچھلے پانچ سال، ہم جب اپوزیشن میں تھے ہم اس کو raise کرتے رہے۔ یہ controversial تھا یہ اس وقت کی حکومت نے بھی تسلیم کیا۔ یہ Rules of Procedure and Rules of Business of Government of Pakistan سے بالا ہو کر یہ ادارہ بنایا گیا۔ یہ ایک parallel bureaucracy بنائی گئی صرف ایک بندے کو نوازنے کے لیے۔ ہر چیز کا ایک end ہوتا ہے اس کا بھی ہوا اور کوئی اچھا نہیں ہوا، اس لیے نہیں ہوا کہ وہ لوگ accountable نہیں تھے۔ انہوں نے کبھی کسی کو بتایا ہی نہیں کہ وہ فنڈز کدھر استعمال کر رہے ہیں، کس مقصد کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ Consultants کو تین تین، چار چار لاکھ روپیہ دیا گیا۔ یقیناً چند لوگوں کو engage کیا گیا ہوگا اور ان کو پندرہ ہزار بھی دیا گیا ہوگا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اتنی disparity تھی between those consultants جو کچھ بھی نہیں کر رہے تھے، جو باہر ملکوں میں بیٹھے ہوئے تھے اور یہاں پاکستان میں تنخواہیں لے رہے تھے۔

یہ جو شخص ہے اس کے بعد اس کو کرکٹ بورڈ کا چیئرمین بنا دیا گیا۔ ایک بندہ ایک کام نہیں کر رہا تھا ان کو دو دو کام دیے گئے۔ دو دو اداروں سے وہ benefits لے رہا تھا۔ یہ حکومت سے بالا ایک سسٹم چلا رہا تھا۔ اس کو ای سی ایل پر ڈالا جائے، اس کی accountability کی جائے، اس ادارے کی accountability کی جائے جو لوگ suffer کر رہے ہیں، ٹھیک ہے وزارت خزانہ کو پتا ہے وہ دیکھیں، کریں، جن ملازمین کی تنخواہ کا مسئلہ ہے، اس سکیل کو بھی دیکھیں، ان کی performance کو بھی دیکھیں، یقیناً ان کو پیسے دیں ہم نہیں کہتے کہ ان کو پیسے نہ دیں، ان کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔ ہم نہیں کہتے کہ ان کے ساتھ ناانصافی کی جائے لیکن آخر کہیں تو accountability ہونی چاہیے، کسی چیز کی تو accountability ہونی چاہیے۔ اس شخص کو Exit Control List میں ڈالا جائے پھر ان کو پتا چلے کہ accountability کیا ہوتی ہے۔ Exit Control List will be enough for him to start speaking. تو انہوں نے اڈیابہ جیل کا راستہ ہی نہیں دیکھا۔ صرف ان کو راستہ دکھایا جائے پھر ان کو پتا چلے گا۔ یہ لوگ بڑے ہی benign ہیں، they are very kind انہوں نے تو کسی سے پوچھا ہی نہیں کہ

بھئی آپ لوگ کیا کر کے چلے گئے ہو، ایک سابقہ وزیر اعظم اس ملک سے بھاگا ہوا ہے اور وہ ڈر سے نہیں آتا۔ اس کا سسرفوت ہو گیا وہ ملک میں نہیں آیا، مجھے پکڑ لیں گے، بھئی کیوں، کس بات کی گھبراہٹ ہے، اگر اذیادہ جیل میں دو سال گزار دیئے تو کوئی قیامت آجائے گی۔ لیکن کہیں تو ان ناانصافیوں کا ازالہ ہونا چاہیے۔ جو انہوں نے علم کئے، جو انہوں نے کرپشن کی، جو کھا گئے، جو ملک میں ہیں وہ تو ہیں لیکن جو بھاگنے کو تیار ہیں۔ یہ جو نسیم اشرف صاحب ہیں ان کی حد دکھیں کہ امریکہ میں جا کر ایک legislator کو کہتے ہیں کہ پاکستان کی Ministry of Finance کو لکھو کہ ان کے funds release کرو۔ How dare he does something like this? This is interference in the sovereignty of Pakistan. How dare he

does something like this? کبھی اس سے پرائم منسٹر ملاقات کر رہے ہیں کبھی اس سے سپیکر ملاقات کر رہی ہے۔ کس بات پر؟ کہیں تو پوچھا گیا ہوتا۔ آپ ان سے پوچھنا شروع کریں، کہ کہاں کہاں کلینک کھولے، کہاں کہاں سکول کھولے، کہاں کہاں کتابیں دی گئیں، یہ جو وہ لسٹ پڑھ رہی تھیں یہ ایک propaganda ہے۔ یہ کاغذی کارروائیاں ہیں، حقائق کچھ بھی نہیں ہیں۔ اس لیے ان کا نام exit control list میں ڈالا جائے۔ ٹھیک ہے ملازمین کے معاملے کو وزارت خزانہ دیکھے۔ ایک special grant کے طور پر ان کو پیسہ دیا جائے کیونکہ یہ Rules of Business of the Government of Pakistan کے تحت ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ میڈم۔ رضا صاحب NCHD کے دو issues ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! اس کا جواب نائیک صاحب دیں گے، میں نائیک صاحب سے پہلے ایک سیکنڈ لوں گا۔ میں یہاں پر یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ اصولی طور پر ڈاکٹر نسیم اشرف اور یہ جو میں بات کہہ رہا ہوں یہ ایک مسلمہ جمہوری اصول ہے۔ امریکہ میں آپ دیکھ لیں تو جب administration تبدیل ہوتی ہے، نیا صدر آتا ہے تو ہزاروں کے حساب سے bureaucrats تبدیل ہوتے ہیں، استعفیٰ دیتے ہیں اور گھر چلے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر نسیم اشرف کو چاہیے تھا کہ جیسے ہی جنرل مشرف نے اس ملک کی جان چھوڑی تو اگر ان کے ساتھ اپنا

baggage رخصت کرتے تو زیادہ مناسب رہتا۔ He should have had the moral

courage to have resigned. He has made oodles and oodles and oodles of

money, he does not require this status پی سی سی کے لیے انہوں نے بی سی سی پی سے استعفیٰ دے دیا۔ یہاں پر وہ براہمان رہے، یہاں پر ان کا سٹیش بھی وفاقی وزیر کا ہے۔ وہ سنسر کالونی میں بھی رہتے ہیں۔ جھنڈا بھی لگاتے ہیں، تمام perks آج بھی اڑا رہے ہیں جبکہ ان کا benefactor جا کر گھر پر بیٹھا ہوا ہے۔

So he should have had the moral courage to resign and I join Senator Abbasi in calling upon the Law Minister to initiate accountability proceedings against him and furthermore on the basis of that letter which he has not contradicted till today and there are Supreme Court rulings to the effect that if a letter is not contradicted, a press report is not contradicted, it will be assumed to be correct and therefore, I would say that he is liable for criminal proceedings also, for asking for intervention in the internal affairs of Pakistan by foreign powers and as far as the question of NRO is concerned it is better not to go into it.

کیونکہ پھر جب ہم بات کریں گے تو پھر بینک کے قرضوں کی بھی باتیں آئیں گی۔ جب ہم بات کریں گے تو بہت سی باتیں سامنے آئیں گی۔ لہذا بہتر ہے کہ ماحول کو اس وقت خراب نہ کیا جائے جو workers کا مسئلہ ہے۔

سینیٹر سعید عباسی: 80 ہزار لوگوں کی بات ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہی 80,000 لوگوں کی بات ہے۔ جی رانجھا صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا: جناب والا! ایک بات ہم لاءنسر صاحب سے کہیں گے کہ

Do not get emotional کہ فلاں کا نام فلاں لسٹ کے اوپر ڈال دو، جب تک کوئی مقدمہ رجسٹر نہ ہو، جب تک آپ فوجداری قانون کو لے کر نہ آئیں اس وقت تک ECL پر نام نہیں

ڈال سکتے۔ پہلے کر کے دکھائیں لیکن ECL میں نام ڈال دو یہ کوئی غلط جی کا وارا ہے جس کا نام جہاں مرضی ہے ڈال دو۔

جناب قائم مقام چیئرمین، روایت یہی رہی ہے یہی تو مصیبت ہے ہمارے ملک کی۔ غلط روایتیں پڑ گئیں۔ Democrats are in power انشاء اللہ ہم اس کو ختم کریں گے۔

Senator Farooq Hamid Naik: Thank you Mr. Chairman.

National Commission for Human Development is an autonomous federal body of the Cabinet Division. It was established in July 2002 with the mandate to support the department for improvement in the social service delivery at the grass root level.

اس کے چیئرمین ڈاکٹر نسیم اشرف کو بنایا گیا تھا۔ اس کے بعد اس کے اندر amendment بھی آئی۔ It is about in 2007 اور یہ tenure post ہے۔ consequently ڈاکٹر نسیم اشرف صاحب، جن کو جنرل مشرف صاحب نے appoint کیا تھا یا تو ان کے خلاف کوئی inquiry initiate کی جائے because it is a tenure post یا وہ خود resign کر دیں۔ جہاں تک ملازمین کا تعلق ہے جن کو lay off کیا گیا ہے یہ 80 ہزار نہیں ہیں، یہ 30,187 ہیں جو figures میرے پاس آئی ہیں۔ ان کو terminate کیا گیا اور ڈاکٹر اشرف نے ہی terminate کیا۔ مگر ہماری حکومت کو جب اس termination کے بارے میں علم ہوا تو ایک summary وزیراعظم کو float ہوئی ہے اور فنڈس ڈویژن کو propose کیا گیا ہے کہ 402 million against the committed amount of Rupees 874 million be released

اور امید ہے کہ یہ پیسے release ہوں گے and this would enable NCHD to withdraw termination notices served to the employees and meet their

کیونکہ ایک routine administrative expenditure upto 31st December 2008. financial crunch تھا جس کی وجہ سے یہ action لے لیا گیا۔ مگر جیسے ہی ہماری حکومت کو پتا چلا، وزیراعظم صاحب کو پتا چلا تو اس پر ایک summary float کرنے کے لیے کہا گیا جو

کہ float ہو گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر بہت جلد action لے لیا جائے گا۔

اس کے علاوہ میں یہ بھی آپ کو بتاتا چلوں کہ on the summary moved by

the NCHD یہ بھی کہا ہے کہ there is a need to review the entire programme

تاکہ یہ ascertain کیا جائے کہ کیا اس ادارے کی ضرورت ہے بھی یا نہیں۔ اس کو جاری رکھنا

چاہیے کہ نہیں کیونکہ جو آج کل کے حالات ہیں، current overall scenario جو ہے اس کے

علاوہ دوسرے ادارے بھی ہیں کہ جو ان چیزوں کو دیکھ رہے ہیں اگر یہ overlapping ہو رہی

ہے۔ ایک ہی چیز کو اگر حکومت کے تین ادارے دیکھ رہے ہیں تو یہ حکومت پر فضول کا بوجھ

ہے۔ ایک طرح سے non-development expenditure ہے۔ ان سب چیزوں کا تجزیہ کرنے

کے لیے تاکہ شفاف طریقے سے یہ پتا چل سکے اس ادارے کی ضرورت ہے کہ نہیں، یہ

recommend کیا گیا a committee be formed comprising of Deputy Chairman

Planning Commission, Special Assistant to the Prime Minister Mrs.

Shehnaz Wazir Ali, Chairman NCHD and Secretary Finance. اس میں

Health and Education کے Secretaries کو بھی involve کیا گیا ہے تاکہ تمام

situation کو review کریں اور honest recommendation اس ادارے کے لیے دیں،

کیا اس ادارے کی ضرورت ہے؟ اگر نہیں ہے تو کیا کیا جائے؟ اس کے جو ملازمین ہیں ان کے

ساتھ کیا کیا جائے؟ انشاء اللہ یہ رقم بھی release ہو جائے گی دسمبر 2008 تک ان کی تنخواہیں

cover ہوں گی اور اسی دوران جو کمیٹی بنائی گئی ہے اس کی رپورٹ بھی آجائے گی۔ انشاء اللہ

تعالیٰ اس ملک کے لیے، ملازمین کے لیے اور تمام ادارے کے لیے جو بہتر ہو گا وہ step لیا جائے

گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بس اس چیز کا خیال رکھا جائے کہ آپ لوگوں کو

نو کریاں دیتے ہیں نکالتے نہیں ہیں۔ عید کا موقعہ بھی ہے، رمضان بھی ہے۔

سینیٹر فاروق حامد نانیک: اسی لیے میں نے کہا ہے کہ summary move ہو

چکی ہے۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب والا! وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ 2008 تک اس کا فیصلہ ہوگا تب تک جو غریب لوگ ہیں جن کی گزر بسر ہی اس کے اوپر ہے ان کا کیا قصور ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میڈم وہی کر رہے ہیں۔ Thing is in process۔
 سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: ایک بندے کی سزا سارے لوگوں کو تو نہ دی جائے۔
 سینیٹر فاروق حامد نائیک: میں نے کب کہا کہ دسمبر تک فیصلہ ہوگا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میڈم positive جواب ہے۔ جی حیدری صاحب۔ آپ بھی affective ہیں اور میرا ضلع بھی affective ہے۔ کم بولنا چاہیے۔ مولانا حیدری صاحب آپ اپنا privilege motion move کریں۔ پھر بعد میں چھوٹے موٹے رہ جائیں گے جمعہ کا دن بھی ہے۔ جی مولانا صاحب! سارے علاقے affected ہیں۔ مولانا حیدری صاحب آپ please اپنا Privilege Motion move کریں پھر بعد میں چھوٹے موٹے رہ جائیں گے۔ آج جمعہ کا دن بھی ہے۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: تحریک استحقاق جناب۔
 جناب قائم مقام چیئرمین: ایک منٹ مولانا صاحب! میں میڈم کو دوبارہ confidence میں لے لوں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: میں فاضل سینیٹر کو پھر گزارش کر دوں کہ Law Minister Sahib نے کہا ہے کہ ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی دسمبر 2008ء تک کے لیے summary Prime Minister کو move کر دی گئی ہے تاکہ دسمبر 2008ء تک ان کو salaries کی ادائیگی ہو سکے اور جو termination notices ان کو issue ہوئے ہوئے ہیں وہ واپس ہو جائیں۔

سینیٹر آغا پری گل: نہیں، ایک منٹ آپ بات تو سنیں۔
 جناب قائم مقام چیئرمین: میں آپ کو سنا چاہتا ہوں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، تاکہ اس ادارے کے پاس دسمبر 2008ء تک کے پیسے ہوں

کہ وہ salaries تب تک دے سکیں۔ Advance میں نہیں They will get it on monthly basis.

جناب قائم مقام چیئرمین: انہی کے لیے تو move ہو گیا ہے کہ پیسے ہوں، ان کو تنخواہیں دیں اور ادارہ چلے۔

سینیٹر آغا پری گل: نہیں، چیئرمین صاحب! کیا پتہ کل ان کو نکال دیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: کوئی بات نہیں، جو نکالا جائے گا ان کو بھی تنخواہ دینے کے پابند ہوں گے۔ ایک نظام ہے نظام۔

سینیٹر آغا پری گل: بس ایک زبردست کمیٹی بنائیں، آپ کمیٹی بنائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

سینیٹر آغا پری گل: وہ تو قومی اسمبلی کی کمیٹی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سری move ہو گئی ہے۔ Prime Minister Sahib کے پاس ہے۔

سینیٹر آغا پری گل: اس میں رضا ربانی صاحب کو ڈالیں، کامل آغا صاحب کو بھی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، نہیں وہ summary Prime Minister تک پہنچ گئی ہے ان کی تنخواہوں کے لیے۔ ادھر سے انشاء اللہ جیسے وہ مذاق میں کہتے ہیں کہ "گھگی" لگے گی اور نوید قمر صاحب پیسے دیں گے۔

سینیٹر آغا پری گل: مگر یہ summary ظلم والی summary نہ ہو، اچھی

summary ہو۔

Privilege Motion

Irresponsible Attitude of C.E Uch power.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی مولانا حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پرویز خان، چیف ایگزیکٹو، اُچ پاور پلانٹ سے، اسلام آباد کی طرف سے میرے بارے میں نازیبا الفاظ اور توہین آمیز رویے کے خلاف میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔

مسئلہ یہ ہے کہ میں نے کسی کام کے سلسلے میں پرویز خان، چیف ایگزیکٹو، اُچ پاور پلانٹ میں ٹیلی فون پر بات کرنا چاہی اور یہ سلسلہ تین دن مسلسل رہا لیکن ان کی طرف سے کوئی telephonic جواب نہیں ملا جس کے بعد میں نے ان کو ایک خط لکھا جس میں انہیں اس بات پر متوجہ کیا کہ میں سینیٹ میں coalition government کی طرف سے چیف وہپ ہوں، اگر آپ تین دن مسلسل رابطے کے باوجود میرے فون کا جواب نہیں دیتے تو پاکستان کے عام لوگوں کا کیا حال ہوگا اور اس کے بعد میں نے اسے متعلقہ شخص کے بارے میں کام کے بارے میں بھی لکھا۔ جب میرا خط جناب پرویز خان، چیف ایگزیکٹو، اُچ پاور پلانٹ کو ملا تو اس نے میرے دفتر فون کر کے میرے Private Secretary کو ڈرایا، دھمکایا اور کہا کہ میں کسی کے زیر اثر نہیں ہوں اور نہ ہی کوئی مجھے اس قسم کا خط لکھ سکتا ہے۔ خبردار! آئندہ مجھے اس قسم کا خط نہ لکھا جائے۔

عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے عوامی مسائل کے حل کے لیے تمام محکموں کے ذمہ داران سے رابطہ کرنا اور لوگوں کے مسائل کے حل کے لیے کوشش کرنا میرا اخلاقی فریضہ ہے۔ استحقاق کمیٹی میرا یہ خط بھی ملاحظہ کر سکتی ہے، نہ اس خط میں موصوف کو کوئی دھمکی دی گئی ہے، نہ ہی اس میں کوئی نازیبا الفاظ ہیں کہ جن کی وجہ سے وہ بیخ پا ہوا۔ موصوف کے اس رویے سے عوامی نمائندہ ہونے کے حوالے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ اس طرح کے نازیبا الفاظ سے پورے Parliamentarians کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری یہ تحریک استحقاق متعلقہ قائمہ کمیٹی کے حوالے کی جائے۔

جناب چیئرمین! وہ جو خط میں نے اس کو لکھا ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں پڑھ کر سناؤں یا پھر آپ اس کو استحقاق کمیٹی کے -----

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں، یہ ضروری نہیں۔ آپ اس کی کاپی ہمیں

provide کر دیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: ایک منٹ گئے گا، میں پڑھ دیتا ہوں اور پورا ہاؤس سن لے گا۔ خط یہ ہے، میں نے لکھا ہے کہ محترم جناب پرویز خان صاحب! ایگزیکٹو، اُچ پاور پلانٹ، اسلام آباد۔ میں تین دن سے آپ سے ٹیلی فون پر رابطہ کر رہا ہوں۔ میں نے آپ کے پرائیویٹ سیکریٹری سے کہا کہ جب بھی پرویز خان صاحب آئیں تو مہربانی فرما کر مجھ سے بات کر لیں لیکن نامعلوم وجوہ کی بنا پر آپ کی طرف سے کوئی رابطہ نہیں کیا گیا۔ اس قسم کا رویہ پاکستان کے کسی بھی دفتر کی طرف سے نہیں دیکھا گیا۔ میں coalition government کی طرف سے سینیٹ میں چیف وہپ ہوں۔ آپ کا میرے ساتھ یہ رویہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ کا عام لوگوں کے ساتھ رویہ کیسا ہوگا۔ مہربانی فرما کر اپنے رویے پر نظر ثانی فرمائیں۔

رحمت اللہ بنگرٹی جو میرا قریبی رشتہ دار ہے اُچ پاور لمٹنڈ میں، ابتداء سے وہ Contractor کے طور پر کام کر رہا تھا۔ وہ کمپنی کے rules کے مطابق کام کر رہا تھا اور کمپنی میں اس کے خلاف کوئی شکایت بھی نہیں تھی۔ نامعلوم وجوہات کی بنا پر اس کے کام کو روک دیا گیا ہے۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں گا کہ ذاتی طور پر توجہ فرمائیں اور اس کو اپنی کمپنی میں کام کرنے کا موقع دیں اور اس دفتر کو اطلاع کریں۔

اب اس میں آپ دیکھیں کہ کہیں بھی ان کی شان میں، عزت میں کوئی ایسی بات ہوئی ہے کہ جس کی وجہ سے وہ اتنا ناراض ہوا کہ رد عمل میں اس نے مجھے یا میرے دفتر کو فون کیا اور اس طرح کے جملے کہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، راجہ پرویز اشرف صاحب کو سن لیتے ہیں۔

راجہ پرویز اشرف: (وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی): شکریہ جناب چیئرمین۔ نہایت ہی قابل احترام سینیٹر جناب عبدالغفور حیدری صاحب نے اپنی تحریک استحقاق میں جس واقعے کا ذکر کیا ہے، جس سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے، اس پر ذاتی طور پر مجھے بھی بہت دکھ ہوا لیکن جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس شخص کے بارے میں انہوں نے بات

کی اور جس ادارے کے بارے میں بات کی وہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے اور اس پر حکومت پاکستان کا کسی قسم کا کنٹرول نہیں ہے لیکن یہ بات بالکل بجا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جناب مولانا عبدالغفور حیدری کی ایک پبلک نمائندہ ہونے کے ناطے، ایک عوامی نمائندہ ہونے کے ناطے اور ایک honourable member of the Upper House ہونے کے ناطے ہر کسی کو ان کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے۔ ذاتی طور پر میں ضرور ان سے بات کر سکتا ہوں، جو بھی اس ادارے کا سربراہ تھا لیکن اگر میں کوئی action لینا چاہوں تو وہ تو میں نہیں لے سکتا۔ اگر آپ کے پاس کے کوئی اختیارات ہیں یا کمیٹی کے پاس ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much.

یہ جو معاملہ ہے اس کو Privilege Committee کے حوالے کیا جاتا ہے۔ راجہ صاحب! پاکستان میں انہوں نے بجلی بچتی ہے۔ ہم ہیں خریدار۔ ایک یہ رخ بھی ہے۔ دوسرا جو میرے ساتھ اچھائی کرے گا میں اس کے ساتھ اچھائی کروں گا۔ یہ اُچ پاور پلانٹ بلوچستان میں ہے۔ یہ تو شرافت سے انہوں نے چٹھی لکھی۔ ان کے office میں ادھر چلے جاتے، دو ہمارے علاقے کے قبائلی لے جاتے تو وہ بالکل مان جاتا۔ یہ طریقہ بھی ہے۔

جناب راجہ پرویز اشرف، جناب چیئرمین! اگر وہ ہم سے بجلی لے رہا ہوتا تو میں آج ہی کاٹ دیتا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔ اسی حوالے سے آپ بھی بولنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: اسی حوالے سے نہیں، کوئی دوسرا حوالہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، پھر دو منٹ ٹھہر جائیں۔ میں نے سمجھا اسی حوالے سے بولنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: نہیں اس حوالے سے نہیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Kamil Agha Sahib.

آپ Point of Order پر بولنا چاہتے ہیں، بولیں۔ طاہر مشدی صاحب دور سے نظر آرہے ہیں۔

سینئر کامل علی آغا (قائد حزب اختلاف) : میں راجہ پرویز اشرف کی موجودگی سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ رات مجھے اطلاع ملی تھی، اجلاس سے جانے کے بعد کہ میرے حلقے میں بند روڈ پر کل کوئی تقریباً آٹھ گھنٹے ٹریفک جام رہی۔ وہ مین روڈ ہے اور اب تو رنگ روڈ کا حصہ ہے otherwise بھی وہ بڑی اہم شاہراہ ہے اور یہ بند روڈ جیسا کہ آپ کو بھی پتہ ہوگا کہ جی ٹی روڈ اور ملتان روڈ کو بھی ملتی ہے۔ آٹھ گھنٹے وہاں پر ٹریفک جام رہی۔ لوگ گھروں سے باہر نکل آئے۔ وجہ یہ تھی کہ گزشتہ کئی دنوں سے کسی شیڈول کے بغیر لائٹ جانے لگ گئی ہے۔ یہ تو الگ بات ہے کہ لاہور شہر میں ویسے ہی دس گھنٹے بجی جانا، میں سمجھتا ہوں کہ قیامت ہے اور authorities خود تسلیم کر رہی ہیں کہ لاہور میں ہم دس گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ کر رہے ہیں۔ آپ اندازہ کریں کہ کیا حالات ہوں گے۔ اس کے بعد دو، دو گھنٹے، گھنٹہ گھنٹہ اور کبھی آدھا گھنٹہ، کبھی پندرہ منٹ، بار بار بجی جانا، میں جس علاقے کا تذکرہ کر رہا ہوں وہاں تقریباً چھوٹی چھوٹی انڈسٹری لگی ہوئی ہیں۔ غریب لوگ ہیں، وہاں پر چھوٹے چھوٹے کارخانے ہیں اور بالکل مزدوری والے لوگ ہیں۔ بجلی کے بغیر جن کا روزگار پورا نہیں ہو سکتا زیادہ فیکٹریاں پلاسٹک انڈسٹری کی ہیں اگر بجلی schedule کے بغیر چلی جائے تو جناب! سمجھ لیں کہ اتنا نقصان ہے کہ وہ ایک ہفتہ اس نقصان کو پورا نہیں کر سکتے۔ کمائی تو الگ رہ گئی، اگر ان کو پتا ہو کہ دو بجے بجلی جانی ہے تو وہ اس کا بندوبست رکھتے ہیں اتنا material اس کے اندر ڈالتے ہیں تاکہ دو بجے سے پہلے پہلے وہ ختم ہو جائے، نقصان تو اس صورت میں بھی ہوتا ہے لیکن کم ہوتا ہے لیکن اگر شیڈول کے بغیر بجلی چلی جائے تو آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ کس طریقے سے ان کے ساتھ علم ہے۔ میں اپنے محترم وزیر صاحب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ ویسے جب میں رات کو لاجز گیا تو میں نے TV on کیا جس channel کو میں نے on کیا اس پر یہ خبر تھی کہ فلاں جگہ پر stike ہوئی ہے لوگ واپڈا کے دفاتروں کو آگ لگا رہے ہیں۔ جناب والا! یہ صورت حال create ہو گئی ہے۔ میں کوئی تنقید یا point scoring کی بات نہیں کر رہا لیکن خدا کے لیے آپ اس کو کنٹرول کریں اور کم از کم اب اس وقت لوڈ شیڈنگ کے بڑھنے کا کوئی جواز نہیں ہے جتنی

آپ کر چکے ہیں۔ جس حد تک جا چکی ہے اس سے آگے آج کے دن جانے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ جب تک ڈیمز بھرے پڑے ہیں، 'reservoirs' مکمل ہو چکے ہیں آپ فالتو پانی کو اخراج کر رہے ہیں اس وقت اس قسم کے جو حالات پیدا ہو گئے ہیں تو آپ دیکھیں کہ کہیں آپ کی حکومت کے خلاف واپڈا والے تو یہ سازش نہیں کر رہے۔ آپ پچھلے چھ مہینے میں کافی سازشیں بیان فرما چکے ہیں۔ یہ بھی غلطی سازش ہے۔ یہ بھی غلطی ہے۔ یہ واپڈا والے سازش تو نہیں پھیلا رہے کیونکہ واپڈا کے چیئرمین کے منتقلی بھی کافی افواہیں چل رہی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس پر غور کر لیں۔ کہیں آپ کی حکومت کے خلاف چھ تاریخ والا اس قوم کے ساتھ جو واقعہ ہونے والا ہے، اس سے پہلے پہلے آپ کے خلاف کوئی سازش تو نہیں ہو رہی ہے۔ میں آپ کو نشانہ ہی کر رہا ہوں۔ اس پر آپ غور کریں بلکہ آج کا دن آپ channel کے سامنے بیٹھیں اور نوٹ کریں کہ کون کون سے شہر کے اندر آپ کے واپڈا کے دفتر جلائے جا رہے ہیں ہڑتالیں ہو رہی ہیں، سڑکیں بند کی جا رہی ہیں۔ صرف لوگوں کو تکلیف اس لیے ہو رہی ہے کہ آپ شیڈول کے مطابق جو کر رہے تھے وہ تو لوگ برداشت کر رہے تھے، اب جو شیڈول کے بغیر نکلی جا رہی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ بربادی ہے۔ لوگوں کے معاشی حالات ہی پہلے ٹھیک نہیں ہیں۔ مہنگائی اتنی زیادہ بڑھ چکی ہے کہ لوگ اپنی کمائی سے اپنا پیٹ نہیں بھر سکتے اور اگر اس قسم کے واقعات ظلم اور زیادتی والے ہوتے رہے تو۔ اس پر لوگوں کی خود کشیاں اور بڑھ جائیں گی۔ جناب! لوگوں کے مسائل اتنے بڑھتے جا رہے ہیں۔ آپ اس پر غور کریں۔ میری مودبانہ گزارش ہے کہ یہ آپ کے خلاف سازش ہو رہی ہے۔ میں اس کی نشانہ ہی کر رہا ہوں۔

(شیم شیم)

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ، بادیہی صاحب اگر آپ کا مسئلہ لوڈ شیڈنگ کے بارے میں ہے تو آرام سے بنا دیجئے پھر راجہ صاحب سن بھی لیں گے۔ جی، مانیک on کیا ہے۔ جی بولیں۔

Loadshedding in Balochistan

سینیٹر میر ولی محمد بادیہی، شکریہ جناب چیئرمین صاحب Honourable

Minister صاحب پیٹھے ہوئے ہیں، ہماری کچھ تکالیف ہیں ہم ان کو بیان کرنا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے بات یہ ہے کہ بلوچستان میں خاص طور پر ۱۵ مئی کو جب بجلی گئی اس دفعہ کسی کو کھانے کے لیے گندم بھی نہیں ملی جس علاقے میں tube wells وغیرہ ہیں وہاں بڑی تکلیف گزار دی ہے۔ اگر ابھی کہہ رہے ہیں کہ کوئی time table نہیں - time table ہو تو لوگ generator خرید کر اپنے ٹیوب ویل پر لگا رہے ہیں۔ ایک تو یہ تکلیف برداشت کر رہے ہیں، اب رمضان کا مہینہ آ رہا ہے۔ رمضان کے مہینے میں ایسے علاقے ہیں کہ اگر بجلی نہیں ہوگی تو لوگ روزہ نہیں رکھ سکتے۔ اس کا گناہ بھی ہم سب پر آ جائے گا۔ ہم یہی request کرتے ہیں کہ مہربانی کر کے اس میں جتنی گنجائش ہے، ہم یہ نہیں کہتے کہ خواہ مخواہ پورا کریں۔ آج کے اخبار میں تھا کہ سحری و افطاری کے time پر بجلی نہیں جائے گی۔ یہ ویسے بھی کھانے کا time ہے تو یہ ضروری ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ کہتے ہیں کہ کھانا صحیح طریقے سے کھائیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادیانی: کھانا کھائیں تو پھر کدھر جائیں۔ مہربانی کر کے جتنا کم سے کم لوڈ شیڈنگ ہو سکتی ہے اس پر کریں اور time دیکھ کر کریں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی دوپہر کو جا رہا ہے، کوئی ۵ بجے جا رہا ہے، چار بجے جا رہا ہے اس میں ہم request کرتے ہیں کہ وہ مہربانی کر کے اس پر ذرا نظر ثانی کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ، ڈاکٹر مالک صاحب، یہ چھوٹے چھوٹے point ہیں پھر جمعہ کی نماز کے لیے time آ رہا ہے۔

Quota for Balochistan

سینیٹر ڈاکٹر عبدالملک: میں ربانی صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے سال میں بلوچستان کا جو کوٹہ تھا۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ بجلی کا نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالملک: ایک دو منٹ کی بات ہے۔ زیادہ نہیں ہے۔ وہاں پر ہمارا کوٹہ بڑھا کر 6% کیا گیا تھا لیکن یونیورسٹیز میں ابھی ایک دو دن میں lists لگ رہی ہیں۔ وہ

بلوچستان کو پرانے کونے کے حساب سے seats دے رہے ہیں۔ ذرا ربانی صاحب توجہ دیں۔
قائد اعظم یونیورسٹی میں ہمارے لڑکوں نے apply کیا ہے۔ مہربانی کر کے 6% کے حساب سے
seats دیں تو آپ لوگوں کی مہربانی ہوگی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ، لیاقت بنگرنی صاحب، چھوٹے چھوٹے ہوں،
جلدی کریں کہ غار جمعہ ہے۔ پہلی اذان ہوئی تو میں اٹھ کر چل پڑوں گا۔

Water Problem in School

سینیئر لیاقت علی بنگرنی، جناب چیئرمین صاحب! آپ کو مسئلے بتایا تھا کہ جس کے
متعلق راجہ صاحب کو پوری طرح وضاحت لکھی even وہ پرائیویٹ کمپنی کا purification
water plant ہے اور آپ نے وہاں کی location بھی دکھی ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی نہر بہتی
ہے جس سے ہم ان کو ہزاروں کیوسک پانی اسی پاور پلانٹ کو چلانے کے لیے دے رہے ہیں۔
سوئی گیس سے اس کو گیس مہیا کر رہے ہیں لیکن جن کا حیدری صاحب نے فرمایا ان کا رویہ
ملاحظہ ہو کہ وہاں انہوں نے purification of water plant لگایا اپنے پلانٹ کے لیے اور ساتھ
ہی وہاں ایک سکول بھی ہے جن کے ساتھ ہی ان کی ایک چوکی بھی ہے۔ میں نے خود جا کر
تین چار دفعہ ان سے معاش کی کہ آپ مہربانی کر کے کسی آدھا انچ ایک پاؤں ہے۔ ایک سینیئر
میر کا بھی نہیں ہوگا۔ بچوں کو پانی بھی پلائیں۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ آگے جو مدرسہ ہے تو مدرسے کی بات کریں۔ سکول
کی بھی ساتھ بات کریں۔

سینیئر لیاقت علی بنگرنی، حالانکہ وہاں مدرسے کے جو مہتمم ہیں وہ خود منسٹر
irrigation تھے انہوں نے ان کو کئی دفعہ کہا کہ آپ ہم سے پانی بھی لے جا رہے ہیں ہم سے
گیس بھی لے جا رہے ہیں۔ یہ چالیس پچاس بچے یہاں پڑھ رہے ہیں میرے بچوں کے لیے
اگر آپ ایک نلکا دے دیں تو انہوں نے انکار کر دیا۔ ان کے ساتھ جب terms and
conditions ہوتے ہیں وہ ہمارے وسائل کو بیدردی سے لوٹ رہے ہیں، وہ ہم پر کیا احسان
کر رہے ہیں۔ وہ ہم سے پیسے بھی لے جا رہے ہیں، ہمارے وسائل بھی لے جا رہے ہیں، ہمارا

پانی بھی لے جا رہے ہیں اور ایک پانی کا ٹکا تک نہیں دے سکتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بس نوٹ کر لیں اس کو privilege committee میں بھی یہ مسئلہ اٹھا دیں۔۔۔

سینیٹر لیاقت علی بنگرئی: وہاں اگر مجھے بھی بلائیں۔ میں خود بھی ان کو بتا سکوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کو اجازت ہے۔ ان کا attitude problem ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگرئی: جی ہاں، انہوں نے آج تک پانی ہی نہیں دیا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میڈم پری گل صاحبہ، چھوٹے پھوٹے points

لیں۔ راجہ صاحب کو بھی سمجھیں جن حالات میں راجہ صاحب نے سنٹری لی اور جو tackle کرنا ہے، میں ان کی جگہ ہوتا تو پانی بجلی کی وزارت نہ لیتا۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین صاحب! شکریہ۔ میرا point of order یہ

ہے کہ میں راجہ صاحب کو ایک درخواست کروں گی یہاں واپڈا پر ڈنڈا مار منسٹر ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ ڈنڈا مار نہیں ہے۔

سینیٹر آغا پری گل: نہیں، وہ شریف آدمی ہیں۔ وہ جتنا بھی اس وقت ڈنڈا مار

چیئرمین بیٹھا ہوا ہے اس کے مقابلے میں بہت شریف ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! کیونکہ اس

کے مقابلے کے لیے ایک ڈنڈا مار ہونا چاہیے۔ یہ اس گورنمنٹ کے لیے پورا پلان ہے۔ یہ بہت

غلط ہو رہا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ واپڈا ہے یا سلطان راہی مرحوم کی فلم ہے۔

سینیٹر آغا پری گل: مجھے تو لگتا ہے سلطان راہی کا بھی باپ ہے۔۔۔۔۔

(قہقہے)

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین صاحب! اس بات کو پورے پاکستان میں آپ

realize کریں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: points ہے یا اس کے ہیں۔ وہ سب سمجھتے ہیں۔

Loadshedding in Balochistan

سینیئر آغا پری گل: بالکل یہ ایک بڑا serious matter ہے۔ جو میں آپ کو بتا نہیں سکتی جس طرح آغا صاحب نے کہا آپ یقین کریں کہ بلوچستان میں پورا پورا دن بجلی بند رہتی ہے۔ اس وقت بھی جس طرح آغا صاحب نے کہا بارہ بارہ گھنٹے بجلی بند رہتی ہے۔ میں کہتی ہوں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ آپ دیکھیں یہ آپ کی آنے والی نسلوں کا سوال ہے۔ پاکستان کے سب بچے فیل ہو گئے ہیں۔ یہ جو دکھا رہے ہیں کہ فلز نے first division اور فلز نے second division لی ہے، یہ امیروں کے بچے ہیں جن کے پاس generators ہیں۔ آپ ان غریبوں کے بچوں کو دیکھیں جو سب فیل ہو گئے ہیں۔ پورا دن light نہیں ہوتی ہے اور ساری رات light نہیں ہوتی ہے۔ اس سے جتنا نقصان بلوچستان میں زمینداروں کو ہوا ہے، آپ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ اگر ایک امیر زمیندار generator لگا لیتا ہے تو غریب زمیندار کیا کرے گا؟ اس کے پاس تو کھانے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you.

سینیئر آغا پری گل: جناب، یہ generator کہاں سے لائے گا؟ میں اپنے وزیر صاحب سے ایک request کروں گی کہ خدا کے لیے یہ مت کہنا کہ پرانی حکومت نے یہ کیا۔ جناب والا! پرانی حکومت میں ایسا نہیں ہوتا تھا۔ اب پورے کے پورے ڈیم پانی سے بھرے ہوئے ہیں۔ لوگوں کو سیلاب بہا کر لے جا رہا ہے لیکن بجلی نہیں ہے۔ لوگوں کو یہ مت کہیں۔ آپ اپنے آپ کو ٹھیک کریں۔ اپنے محلے کو ٹھیک کریں۔ الزام لگانا کم کریں اور loadshedding کم کریں تاکہ صحیح طریقے سے ملک میں روشنی ہو سکے۔ لوگوں کو اندھیرے میں نہ رکھیں، جناب چیئرمین! اندھیرے سے لوگوں کو بچائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ایک نعم God Father کی series تھی God Father-1 لیکن اب God Father-2 کا زمانہ ہے۔ راجہ صاحب! ابھی آپ سنیں۔ مجھے تو پتا ہے کہ آپ بہت مشکل میں ہیں۔ یہ تو آپ کا دل گردہ ہے جو حالات کو face کر رہے ہیں۔

Loadshedding in Peshawar

سینیئر اقبال ظفر جھگڑا، جناب چیئرمین! ہم honourable Minister for Water and Power کے نوٹس میں دو روز پہلے بھی لاپتے تھے کہ پشاور جیسے شہر میں جو کہ ایک Provincial Headquarters ہے، بارہ سے سو گھنٹے loadshedding ہونا شروع ہو چکی ہے اور روزانہ لوگ سڑکوں پر بیٹھتے ہیں۔ ہم یہ ڈر رہے ہیں کہ اب تو رمضان آچکا ہے۔ جب ہم اپنے علاقوں میں واپس جائیں گے تو یقین کریں کہ ایک دن یہ بھی آ سکتا ہے کہ ہمیں بھی مجبور ہو کر ان کے ساتھ سڑکوں پر بیٹھنا پڑے گا۔ اگر یہ situation آگئی تو پھر ہم کیا کریں گے، اس لیے ان سے درخواست ہے کہ جو چیزیں ان کے نوٹس میں لائی جا رہی ہیں، ان پر غور کریں۔ انشاء اللہ کوئی حل ضرور نکلے گا۔ ہم ان کے ساتھ ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ جو situation ہے، اسے ease out کیا جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس میں تھوڑی دلچسپی لی جائے تو کوئی بات نہیں ہے۔ یہ تو آپ نے کہا کہ آپ Water and Power کی Ministry نہ لیتے۔ یہ ماشاء اللہ challenges face کرنے والے بندے ہیں and I know he is competent enough to overcome these difficulties but I would request him to take more interest and try to find some way out of it.

جناب قائم مقام چیئرمین، از راہ مذاق کے لیے ہے کہ اس وقت چونکہ تھکاوٹ ہوتی جا رہی ہے۔ راجہ صاحب! صبر کریں ابھی کدھر۔ جھگڑا صاحب نے آپ کو ٹک ٹکی پر ----
(اس موقع پر ایوان میں اذان جمعہ کی آواز سنائی دی)

Mr. Acting Chairman: Now, we prorogue the House for Monday.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، چلیں، میڈیم بولیں، خواتین ہیں۔
سینیئر سیمین یوسف صدیقی: یہ کوئی personal بات نہیں ہے بلکہ ایک national issue ہے۔ جناب والا! میں ایک ----

(مداخلت)

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: یہ کوئی زیادتی نہیں ہے بلکہ میں ایک suggestion دے رہی ہوں، آپ پر اعتراض نہیں کروں گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہم چاہتے ہیں کہ آپ سے Monday کو جواب لیں۔
(مداخلت)

راجہ پرویز اشرف (دفاقی وزیر برائے پانی و بجلی): اگر انہوں نے کوئی سوال کیا تو اس کا جواب آج ہی دے دوں گا۔ Monday والے دن پھر بات کریں گے۔

Loadshedding and Voltage Fluctuation

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: نہیں، پھر بہت دیر ہو جائے گی۔ میں آپ کو personal suggestion دے رہی ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، suggestion دیں۔ راجہ صاحب! دو منٹ انہیں دیتے ہیں۔ پروفیسر غور شید صاحب Monday کو بات کر لیں گے۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: میں آپ پر اعتراض نہیں کر رہی ہوں بلکہ آپ کو suggestion دے رہی ہوں۔ جناب چیئرمین! loadshedding کا تو معاملہ چل ہی رہا ہے۔ میری ان سے request ہے کہ اگر یہ اس کا schedule جاری کر دیں کہ بجلی روزانہ کتنے گھنٹے جایا کرے گی تو اس سے لوگوں کو سہولت ہوگی۔ اس کے علاوہ سب سے بڑا مسئلہ voltage fluctuation کا بھی ہے۔ غریب لوگ، مڈل کلاس لوگ اپنے گھروں کے لیے lease پر fridges لیتے ہیں اور دیگر appliances لیتے ہیں، ان کا بیڑہ غرق ہو گیا ہے اور دوبارہ خریدنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتے اور انہیں instalments بھی دینی پڑتی ہیں۔ اس لیے loadshedding تو ایک طرف ہے، میری وزیر صاحب سے یہ درخواست ہے کہ voltage fluctuation کی طرف بھی توجہ دیں۔ Energy بڑھانے کی طرف ہمیں جلد سے جلد آنا چاہیے اور اس سلسلے میں اپنا کوئی پروگرام جاری کریں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: مشہدی صاحب! وزیر صاحب سے جواب لیتے ہیں۔ آپ

ایک منٹ کے لیے تشریف رکھیں۔ وہ کچھ suggestions دینا چاہتے ہیں۔

(مداخلت)

Problem in KESC

Senator Col. (Retd) Syed Tahir Hussain Mashhadi: It has been reported that KESC's high ups are not even available to the Ministry or to the honourable Minister. They must clamp down on KESC and de-nationalize it. Otherwise before that an immediate action they can take

کیونکہ KESC نے اپنی generation بند کی ہوئی ہے، اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ تیل کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ Sir, they should be forced to start their generation. اگر KESC والے اپنی generation شروع کریں تو کراچی کی حالت آج ٹھیک ہو سکتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، راجہ صاحب! جواب دے دیں کیونکہ نماز کا وقت ہو رہا

ہے۔

راجہ پرویز اشرف، جناب چیئرمین! میں بہت مختصر آ بات کرنے کی کوشش کروں گا کیونکہ جمعہ کی نماز کا وقت ہے۔ Honourable members نے جو loadshedding کے بارے میں باتیں کی ہیں، انہوں نے اپنے انداز سے کی ہیں اور خاص طور پر Leader of the Opposition نے جس انداز سے کہا کہ یہ کوئی سازش ہو رہی ہے اور ہمیں انہوں نے انتباہ کیا ہے۔ اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی ہے کہ چودہ چودہ اور پندرہ پندرہ گھنٹے unscheduled loadshedding ہو رہی ہے۔ اس بارے میں، میں صرف ایک عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ جناب والا! سازش کیا ہے؟ جناب! اگر کوئی سازش اس سارے سٹم کے ساتھ ہوئی ہے تو یہ سازش آج سے کوئی دو تین سال پہلے ہوئی ہوگی۔ چار سال کہہ لیں، پانچ سال کہہ لیں جب آپ نے بجلی گھر نہیں لگائے۔ یہ آپ کی سازش تھی۔ ایک محترمہ جن کا میں بہت احترام کرتا ہوں، وہ ہمیشہ مجھے یہ کہتی ہیں کہ پچھلی حکومت کو کچھ نہ کہیں کیونکہ وہ دل سے یہ سمجھتی ہیں کہ یہ کیا

دھرا پچھلی حکومت کا ہے۔ جناب! ہم تو پچھلی حکومت کی نااہلی کو بھگت رہے ہیں بلکہ اب تو ہم معاملات کو ٹھیک کر رہے ہیں۔

دوسری بات انہوں نے چیئرمین واپڈا کے بارے میں کی ہے۔ اب پاکستان پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ ہے۔ ہم بااختیار وزیر ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کس طرح سے ایڈمنسٹریشن چلائی جاتی ہے۔ آپ مہربانی کر کے مشورہ نہ دیں۔ میں یہ بھی بتا دوں کہ چیئرمین واپڈا کا اس Power Sector سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ اب PEBSCO بن چکا ہے، اس کا ایک Managing Director ہے، اس کا ایک Baord ہے اور میں محکمے کا وزیر ہوں۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ آپ points scoring ضرور کریں اور میں اس کا جواب خوشی سے دینا چاہتا ہوں لیکن خدا را! جب آپ اتنے بڑے forum پر بات کر رہے ہیں تو میری التجا اور گزارش ہوگی کہ آپ overall system کو سامنے رکھیں۔

جناب والا! جہاں تک schedule کا تعلق ہے، اس کے متعلق عرض ہے کہ پچھلے چار پانچ دنوں میں جو disturbance ہوئی ہے، اس کی ایک unforeseen reason تھی۔ آپ کو پتا ہے کہ زمرہ میں ایک گیس پائپ لائن blow up ہو گئی تھی۔ ایک تخریبی کارروائی ہوئی تھی جس سے ہمارے تین بجلی گھر بند ہو گئے۔ اب یہ سارا مسئلہ اس کی وجہ سے ہوا۔ جب بجلی گھر ایک دفعہ بند ہو جائے اور اسے دوبارہ چلانا پڑے تو یہاں بیٹھے ہوئے بہت سارے فاضل ممبران کو پتا ہے کہ کم از کم 72 گھنٹے اسے دوبارہ circle میں لانے میں لگتے ہیں۔ انشاء اللہ اب یہ repair ہو چکی ہے، وہاں سے گیس کی ترسیل شروع ہو چکی ہے اور ہم واپس اپنے پرانے loadshedding کے schedule پر چلے جائیں گے۔

جناب والا! میں یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ ہم رمضان شریف کے مہینے کو بہتر کرنے کے لیے اور کم سے کم loadshedding کے لیے بھی بندوبست کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ افطار اور سحر کے وقت loadshedding نہیں ہوگی۔ آپ کا بہت شکریہ۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! میں نے وزیر موصوف سے بڑی مودبانہ گزارش کی تھی کہ جو غیر اعلانیہ loadshedding ہے، وہ آپ بند کروائیں۔ جناب چیئرمین! میں نے بڑی

مودبانہ وزیر موصوف سے درخواست کی تھی کہ جو غیر علانیہ لوڈ شیڈنگ ہے، وہ آپ بند کروائیں۔ وہ پچھلی سؤری کہ تین سال پہلے، یہ رونا اور پھر یہ بھی کہنا کہ ہم بااختیار ہیں۔ آپ کا یہ اختیار ہے کہ قوم کے لیے تین گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ، آپ نے سولہ گھنٹے کر دی ہے۔ یہ اختیار ہے آپ کا، کیا اختیار ہے آپ کا؟ آپ بہت بااختیار ہیں۔ آپ بڑی اونچی آواز میں یہ بات کرتے ہیں۔ دو سال پہلے سازش ہوئی تھی، تین سال پہلے سازش ہوئی تھی۔ ہمیں پتا چل گیا ہے، قوم کو پتا چل گیا ہے کہ آپ آئے ہی سازش کے تحت ہیں اور ڈیل کے تحت آئے ہیں۔ آپ نے اسی کے ساتھ ڈیل کی۔ اسی سے آپ نے اقتدار لیا، جس پر آپ تنقید کرتے ہیں۔ کیا دکھانا چاہتے ہیں عوام کو؟ آپ ڈیل کر کے آئے ہوئے ہیں۔ آپ مان چکے ہیں اور آپ ہی ڈیل میں ہیں۔ آپ نے اس کو چھوڑا بھی ڈیل کے تحت ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آغا صاحب - please شکر ہے کہ پاؤں میں لوڈ شیڈنگ نہیں ہے۔ اگر ہوتی تو ہم کیا کر سکتے تھے۔

سینئر کامل علی آغا، قوم کو اپنا ذرا اختیار دکھائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، Thank you راجہ صاحب! آپ KESC کے بھی نوٹس میں لائیں، کراچی میں ڈیڑھ کروڑ پاکستان کی آبادی بستی ہے کراچی اور اس کے گرد و نواح میں۔ اگر آپ اس حد تک چلے گئے۔

جناب راجہ پروفیز اشرف، جناب چیئرمین! میں یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ KESC کو privatize انہوں نے کیا۔ جناب چیئرمین! ایک پرائیویٹ ادارہ ہو، وہ کسی قانون کے تحت کنٹرول ہوتا ہے۔ اس کی نئی مینجمنٹ آ رہی ہے۔ اس کے لیے کوئی وقت درکار ہے۔ جو کام انہوں نے نو سال میں خراب کیے ہیں، کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کو دوچار مہینوں میں درست کر لیا جائے۔ انہوں نے تباہی مچائی ہوئی ہے۔ قوم نے ان سے بدلہ لیا ہے، یہ قوم کی باتیں کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، راجہ صاحب پلیز - اگر یہی رویہ اختیار کیا گیا تو لوڈ شیڈنگ ختم نہیں ہو گی، نہ بجلی کے مسائل حل ہوں گے۔ شکریہ جناب۔

جناب راجہ پرویز اشرف : آپ نے تو کہا تھا کہ میں کوئی مشورہ دینا چاہتا ہوں۔ کیا

مشورہ دیا ہے انہوں نے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین : Thank you جی۔ بس۔ بیٹھیں جی۔ Now we

prorogue the House, sorry میں تو آج کل بالکل prorogue کے موڈ میں ہوں اتنی

گرمی ہے۔ جی۔ Now, we adjourn the House for Monday 05.00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on 1st September, 2008 at 05:00

p.m.]
